REGD NO E-P67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

ھفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شمارہ ۳۵

چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ
۱۳ نئے پیسے

جلد ۶ | ۲۹ ظہور ۱۳۳۶ھ ش | ۳ صفر ۱۳۷۷ھ | ۲۹ اگست ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۵

اسلام کی برتری

اور

اس کے خلاف اخبار پرتاپ کی بعض نکتہ چینیوں کا جواب

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

(۳)

عورت کے مقابلہ میں مرد کی فوقیت

"پرتاپ" کا یہ کہنا کہ عورت کے مقابلہ پر مرد کو اسلام میں فائق تسلیم کیا گیا ہے صرف اسی حد تک صحیح ہے جس حد تک قانون قدرت اور تدبیر منزل اجازت دیتی ہے۔ اگر مرد و عورت میں سے ایک کو فائق اور حاکم اور دوسرے کو محکوم تسلیم نہ کیا جاوے تو سارا نظام و تمدن بلکہ اخلاق بھی تباہ ہو جائیں۔ دنیا کا نظام چلانے کے لئے ایک کو حاکم اور دوسرے کو محکوم قرار دینا پڑے گا۔

ہم پرتاپ سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ:۔

● کیا دنیا میں سارے مرد یا ساری عورتیں برابر ہیں۔ اور وہ اپنے اپنے دائرہ میں ایک دوسرے پر فائق نہیں۔

● کیا ایک خاندان کے سارے مرد یا ساری عورتیں اپنے جسمانی و دماغی قویٰ کے لحاظ سے برابر ہوتے ہیں۔

● کیا واقعات اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔ کیا دنیا میں مرد مردوں پر حکومت نہیں کر رہے۔ اور بعض بعض پر فائق نہیں۔ اگر ہیں تو کیوں۔

● کیا تقسیم کار کے لئے کسی کا حاکم اور کسی کا محکوم ہونا ضروری نہیں۔ کیوں ان میں مساوات قائم نہیں کی جا سکی۔ اور

● کیوں کمیونسٹوں کے نظریہ کو رد کیا جاتا ہے اور ان کا درجہ عملاً برابر نہیں کیا جاتا۔ اور بعض کو بعض پر کیوں فوقیت دی جاتی ہے۔

پس جس بنا پر بعض مرد دوسرے مردوں پر فائق قرار دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ واقعی فائق ہیں بھی۔ تو اگر اسی بنا پر یعنی عورت کی خلقی کمزوری کی وجہ سے اس کی جنس عورت پر بھی اسے فائق قرار دے کر اسے اس کی محکوم بنا کر نظام و تمدن کا راستہ ہموار کیا جائے تو اس پر عقلاً کیا اعتراض پڑ سکتا ہے۔

دنیا کا تعامل - یا - قدرتی فیصلہ

ہم دیکھتے ہیں کہ عملاً نہ تو دنیا میں کسی جگہ عورت مرد سے آزاد ہے۔ اور نہ ہی حاکم اور فائق یا مرد کے برابر۔ وہ ہر جگہ مرد کی محکوم ہے۔ مرد اس سے اپنے جسمانی و دماغی قویٰ میں ہر طرح فائق ہے۔ اور فائق ہی رہے گا۔ یہی قدرتی فیصلہ ہے۔ جسے نہ عورت اور نہ عورت کا کوئی حامی توڑ سکتا ہے۔ اور اگر دنیا میں کہیں دو چار مثالیں مل بھی جائیں۔ تو انفرادی مثالوں سے عالمگیر مسائل حل نہیں ہوتے اور نہ قواعد کلیہ بنا کرتے ہیں

پس اصل سوال عورت کے حقوق کا ہے۔ سو اسلام نے جو حقوق اس کے لئے قائم کئے ہیں۔ اس کی مثال جس طرح ساری دنیا کی تاریخ میں ملنی محال ہے۔ اسی طرح کبھی بھی دنیا کی طرف سے ان سے بڑھ کر حقوق ملنا ناممکن ہے۔ اور اگر دنیا کبھی اس کے لئے جرأت کرے گی۔ تو اس کا وہی حشر ہوگا۔ جو اس وقت یورپ اور دیگر مغربی ممالک کا ہو رہا ہے۔ علاوہ

ازیں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر مردوں کو بعض امور میں سوسائیٹی میں بھی فائق قرار دیا گیا ہے۔ تو ان پر عورتوں کی نسبت ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں۔ اور عورتوں کو مردوں کے مقابلہ میں بہت آرام و سہولت حاصل ہے۔

اسلام ہر زمانہ کی ضرورت کو پورا کرتا ہے

اسلام کے ہر مزاج کے مطابق اور ہر زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے متعلق "پرتاپ" نے یہ لکھا ہے کہ یہ دعویٰ ہم ہمیشہ سے سن رہے ہیں۔ واقعات اس امر کی قدم قدم پر تردید کرتے ہیں۔ یہ دعویٰ کرنا آسان بات ہے۔ لیکن اس کا ثبوت بہم پہنچانا ذرا مشکل ہے۔ اور پھر اس کے ثبوت میں اس امر کو پیش کیا ہے کہ اسلام نے سود کو حرام قرار دے رکھا ہے۔ نیز یہ لکھا ہے۔ کہ مسلمانوں کا دنیا بھر میں عملدرآمد اس کے خلاف ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام کی یہ تعلیم خود مسلمانوں کے نزدیک بھی قابل عمل نہیں تو دوسروں پر اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے (باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

ربوہ ۲۴ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل دوپہر کے بعد سے طبیعت میں کمزوری اور معدہ میں بےچینی کی شکایت ہے! احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور مکرم ... صاحب مولوی فرزند علی صاحب تا حال بیمار ہیں۔ خان صاحب کی طبیعت نسبتاً زیادہ خراب ہے۔ احباب ہر دو بزرگان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۳ اگست مبلغ ہالینڈ مکرم مولوی ابوبکر ایوب صاحب آف انڈونیشیا کل شام یہاں پہنچ گئے۔ اسٹیشن پر اہالیان ربوہ نے خاص استقبال کیا۔ آپ قادیان ہی میں دینی تعلیم پا کر ۱۹۳۱ء میں اپنے وطن تشریف لے گئے اور اس جگہ ۱۹۵۰ء تک تبلیغ اسلام کرتے رہے۔ دسمبر ۱۹۵۰ء میں آپ ہالینڈ کو بھیجے گئے جہاں پر ۶ سال تک آپ کو خدمت دین کی توفیق ملی۔ اب آپ اپنے وطن واپس تشریف لے جاتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور مرکز کی زیارت کی غرض سے چند دنوں کے لئے ربوہ تشریف لائے ہیں۔

جناب سردار گیان سنگھ صاحب راڑیوالہ منسٹر گورنمنٹ پنجاب کی بٹالہ میں آمد

بٹالہ ۱۹ اگست۔ جناب سردار گیان سنگھ صاحب راڑیوالہ منسٹر گورنمنٹ پنجاب ۵ بجے کے قریب یہاں تشریف لائے۔ BECO کے منتظمین نے ان کے اعزاز میں چائے کی دعوت دی۔ اس موقعہ پر شہر اور ارد گرد کے دیہات کے معززین بکثرت سے موجود تھے۔ حلقہ بٹالہ کے ایم ایل اے شری گورکھ ناتھ صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ منسٹر صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں لوگوں کی بجلی اور پانی کی مشکلات کو دور کرنے کا یقین دلایا۔ اور آپ نے اس سلسلہ میں پنجاب گورنمنٹ کی سکیموں کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ منتظمین کی دعوت پر جماعت احمدیہ کے دو نمائندے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے اور مکرم محمود احمد صاحب عارف معاون ناظر امور عامہ تقریب میں شامل ہوئے۔ آپ نے سردار صاحب موصوف سے ملاقات کر کے آپ کو قادیان آنے کی دعوت دی۔ نیز سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا۔ جو آپ نے بخوشی قبول فرمایا۔ اور چند منٹ تک بڑی خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس موقعہ پر بعض دیگر معزز افراد کو بھی اسلام اور سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر دیا گیا۔

ناظر امور عامہ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۹ر اگست ۱۹۵۷ء

بیرونی دُنیا میں تبلیغ اسلام

اسی پرچہ میں دوسری جگہ مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی کا ایک تازہ نوٹ بجنسہٖ درج کیا گیا ہے۔ جس میں عالمی دورہ تبلیغ پر گئے ایک دوست کے مکتوب پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے ایک دفعہ پھر جماعت احمدیہ کی تبلیغ اسلام کی ٹھوس اسلامی خدمات کا کھلے لفظوں میں اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ اس دوست کے اس نیک جذبہ کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"موصوف ہی کی ذات . . . اس وقت
ایسی ہے جو بیرونی دنیا میں تبلیغ
اسلام کی حد تک جمہور امت کی
لاج قائم رکھے ہوئے۔ ورنہ اس
اہم ترین شعبۂ دین کے تو اجارہ
دار اس وقت تک تو کہنا چاہیئے
کہ احمدی ہی جماعت کے دو نوں
فریق تھے۔"

اب ذرا اسی نسبت پر غور کیجئے جو کروڑوں میں سے ایک اور لاکھوں میں سے سینکڑوں کو ظاہر کرتی ہے۔ آخر اس بڑے تفاوت کی کیا وجہ ہے۔ حالانکہ زبانی دعوے ایسی بھی اسلام کا دم بھرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ ساری باتیں دل میں زندہ اور تازہ ایمان کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی چیز نے صدر اسلام میں مسلمانوں کو بام عروج تک پہنچایا اور اسی کے فقدان کے باعث باوجود تعداد میں کہیں زیادہ ہونے کے اس وقت "جمہور امت" کا ہر قدم پستی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ اس کے برعکس جماعت احمدیہ میں یہ بات نہیں۔ خدا کے فضل سے اُنہیں ایک مامور اور اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے جانشین کے ہاتھ پر جمع ہونے کا موقع ملا ان کے دلوں میں ایک زندہ ایمان بھر دیا گیا۔ بالکل ایسا زندہ ایمان جو آج سے پونے چودہ سو سال پہلے اسلام کے علمبرداروں کے دلوں میں تھا۔ چنانچہ اس قوتِ ایمانی کے باعث ایک قلیل التعداد جماعت کے ہاتھوں وہ سنہری کارنامہ انجام پا رہا ہے جس سے دوسرے محروم ہیں۔ بہر حال جو صورت حال مولانا کے اس نوٹ میں بیان کی گئی ہے جمہور امت کو دعوت فکر ضرور دیتی ہے۔ کیونکہ ایک طرف اسلام کی علمبرداری کا دعوےٰ تو دوسری طرف اس "اہم ترین شعبہ دین" ہی میں عملی جدوجہد کا یہ حال! حالانکہ کوشش اور سعی کا میدان سبھی کے لئے کھلا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ اس کے واحد اجارہ دار جماعت احمدیہ کے افراد ہی بن جائیں!!

دوسرے نمبر پر انگریزی ترجمۃ القرآن کی ضرورت کا احساس ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص تبلیغ اسلام کے جہاد کبیر کے لئے نکلتا ہے اُسے قرآن کے بے خطا ہتھیار کی ضرورت نہایت شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ دیگر اسلامی فرقوں سے کہیں آگے نکل چکی ہے۔ آج نہ صرف انگریزی زبان میں کلام مجید کا ترجمہ شائع کر کے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ بلکہ اس چھوٹی سی جماعت نے انگریزی کے علاوہ دنیا کی متعدد دیگر اہم زبانوں میں کلام اللہ کے تراجم شائع کئے ہیں اور طرہ یہ کہ اس رنگ میں کلام اللہ کی اشاعت کے لئے ہم اُسے کسی تجارتی کمپنی کا دستِ نگر نہیں ہونا پڑا۔ بلکہ ہر شخص نے شوق اور محبت کے ساتھ عملی حصہ لیا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ آج جبکہ ساری دنیا میں اسلام کی طرف غیر معمولی توجہ پیدا ہو رہی ہے ہماری جماعت کے شائع شدہ تراجم ان لوگوں کو اسلام کے زیادہ قریب لانے کا موجب ہونگے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ ایک دنیا اس چشمہ سے سیراب ہو اور اس روح پرور پیغام کے لانے والا خاص عزت و احترام سے یاد کیا جائے۔

احباب جماعت کی خاص توجہ کے لئے

بدر کی گذشتہ اشاعت میں ہم احباب جماعت کو قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دے چکے ہیں اور امید ہے کہ احباب اس کے لئے مناسب تیاری کر رہے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ ان کے اس سفر کو ہر طرح موجب فضل و برکت بنائے۔

یہ ظاہر ہے کہ باوجود انتہائی خواہش کے ہر شخص کا اس مبارک موقعہ پر بذات خود پہنچنا ممکن نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات دوست مقامی حالات کی ناسازگاری کے باعث اس نیک خواہش کو پورا کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ لیکن ایک ایسی صورت پھر بھی باقی رہتی ہے۔ جو احباب کو اپنے گھروں میں ہوتے ہوئے اپنے کاروبار میں مصروفیت کے باوجود اس ثواب میں برابر کے حصہ دار بنا دیتی ہے۔ وہ ہے اُن کا مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی واجب الادا رقوم جلسہ کے انعقاد سے قبل ہی سو فی صدی ادا کر دینا! بیشک سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے مرکز میں پہنچنا بڑی سعادت ہے۔ لیکن آنے والوں کی ضیافت اور اُن کے آرام و آسائش کے لئے اخراجات کو پورا کرنے کے سامان بجائے خود ایک نیکی ہے۔ اور ہر شخص کی نیکی اُس کے حالات کے مطابق ثواب کا مستحق بناتی ہے۔

ہفتہ زیر اشاعت میں مرکزی دفتر بیت المال کا یہ انکشاف ہمارے لئے سخت حیرت اور استعجاب کا موجب ہوا کہ باوجود متعدد اعلانات کے اس وقت تک چندہ جلسہ سالانہ کی آمد کی رفتار تسلی بخش نہیں"۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مالی سال میں سے ابھی صرف چار ماہ ہی گذرے ہیں اور ممکن ہے دوستوں کا خیال ہو کہ دوران سال میں اس چندہ کی رقم کو پورا کر دیا جائے گا۔ اور گو ان کا یہ خیال قواعد کے لحاظ سے درست ہے۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایسے ضروری اخراجات کا وقت جلسہ سالانہ ہی کے ایام ہیں اور انہیں پورا کرنے کے لئے وقت سے پہلے ہی رقوم کا پہنچ جانا ضروری ہے۔ اور سلسلہ سے محبت اور احباب جماعت کا جذبۂ اخلاص اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ کہ دوست تکلیف اُٹھا کر بھی مرکز کی آواز پر لبیک کہیں اور اس ضرورت کو پورا کریں جس کی طرف انہیں متوجہ کیا جا رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کی تاریخیں بہت قریب ہیں۔ اب اتنا وقت نہیں کہ دوست کسی مزید یاد دہانی کا انتظار کریں۔ بلکہ جس قدر جلد ممکن ہو اپنے ذمہ واجب الادا رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ اس طرح کرنے سے ایک تو مرکز کی فوری ضرورت پوری ہو جائے گی دوسرے احباب جماعت بھی اپنے فرض کی ادائیگی کے بعد گویا سبکدوش ہو کر ——— روحانی مسرت حاصل کریں گے۔ اور یہ سب کچھ دوستوں کی طرف سے غیر معمولی تعاون اور قربانی ہی سے ہو سکتا ہے جس کے لئے انہیں خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح دوسرے نمبر پر احباب جماعت کو فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ کیا جاتا ہے۔ سب دوست جانتے ہیں۔ کہ زکوٰۃ کے قائم مقام کوئی دوسرا چندہ نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی اسلام کا ایک اہم رکن ہے جس میں ذرا سی سستی ایمان میں کمزوری کا باعث ہے صاحب نصاب احباب کو اپنے اموال کا جائزہ لے کر اس فریضہ سے سبکدوش ہونے کی سعی کرنی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے ان کے اموال بھی پاک ہوں گے اور اُن کے اپنے نفوس کو بھی تزکیہ حاصل ہوگا۔ پس دوستوں کو اس طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

یاد دہانی

قادیان کا جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ احباب ابھی شمولیت کی تیاری کر رہے ہونگے۔ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اس موقعہ پر بعض دوست اپنے غریب اور مستحق بھائیوں کی پارچات کے ساتھ امداد فرمایا کرتے ہیں ایسے مخیر اور ذی ثروت دوستوں کی یاد دہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ اس سال بھی اپنے ان بھائیوں کا خیال رکھیں۔ چونکہ جلسہ سالانہ کے چند روز بعد موسم سرما شروع ہو جاتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ قابل امداد بھائیوں کے لئے گرم پارچات ہمراہ لائیں اس سے ایک تو مستحق افراد کی بروقت امداد ہو جائیگی دوسرے اُنہیں بھی ڈاک کے زائد خرچ سے زیر بار نہ ہونا پڑے گا۔ امید ہے کہ اس نیک کام کو نہ بھولیں گے۔ خاکسار

(عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا چھیاسٹھواں سالانہ جلسہ ۱۹۵۷ء

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۶۶ واں سالانہ جلسہ ۶-۷-۸ر اکتوبر کو یعنی دسہرہ کی تاریخوں کے معاً بعد منعقد ہوگا۔ جملہ پریذیڈنٹ و امراء صاحبان اور مبلغین سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اِس کی اطلاع جماعتوں کو پہنچا کر تحریک کریں کہ زیادہ سے زیادہ دوست اس روحانی اجتماع سے مستفید ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

خطبہ جمعہ

دعا کرو کہ اسلام مغربی ممالک میں جلد ترقی کرے اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی پیشگوئیاں پوری ہوں

جو شخص یہ تڑپ رکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا کلام جلد پورا ہو الٰہی مدد اور نصرت اس کے شامل حال رہتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹ر اگست ۱۹۵۷ء

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں

مہدی کی علامت

یہ ہوگی۔ اس وقت سورج مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی اس بارہ میں بہت سے اشارے پائے جاتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ اقوام جو مسیح ناصری کو ماننے والی ہیں۔ ایک دن عیسائیت سے بیزار ہو کر اسلام کی طرف مائل ہونا شروع کر دیں گی۔ اور پھر واقعات نے بھی ان پیشگوئیوں کو ثابت کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں امریکہ میں سب سے پہلے ایک انگریز نے اسلام قبول کیا۔

الیگزنڈر رسل ویب

اس کا نام تھا۔ اور امریکن ایمبسی میں فلپائن میں کام کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انگریزی اشتہارات کی جب یورپ اور امریکہ میں اشاعت ہوئی تو اس کے دل میں اسلام قبول کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خط و کتابت شروع کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے اس نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ بعد میں وہ ہندوستان میں بھی آیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس نے ملنے کی خواہش کی۔ مگر مولویوں نے اسے کہا کہ اگر تم مرزا صاحب سے ملے۔ تو مسلمان تمہیں چندہ نہیں دیں گے۔ چنانچہ وہ ان کے بہکانے کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہ ملا۔ مگر آخر بہت مایوسی سے وہ وہاں سے واپس گیا۔ کیونکہ اُسے کہا گیا تھا کہ دوسرے مسلمان تمہاری بہت مدد کریں گے۔ اور تمہیں

اشاعتِ اسلام کے لئے

بڑا چندہ دیں گے۔ مگر دوسرے مسلمانوں نے اس کی کوئی مدد نہ کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب اس نے آپ کو خط لکھا کہ میں نے آپ کی نصیحت کو نہ مان کر بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔ آپ نے مجھے بر وقت بتا دیا تھا۔ کہ مسلمانوں کے اندر خدمتِ دین کا کوئی جوش نہیں پایا جاتا۔ مگر میں نے اسے نہ مانا اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میں آپ کی ملاقات سے محروم ہو گیا۔ بہرحال وہ آخر تک مسلمان رہا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کے مخلصانہ تعلقات قائم رہے۔ تو سب سے پہلا مسلمان امریکہ میں ہی ہوا تھا۔ اب بھی

میں دیکھتا ہوں

کہ جماعت کی ترقی یورپین ملکوں کی نسبت امریکہ میں سب سے زیادہ ہو رہی ہے بعض یورپین ممالک میں بھی احمدیت پھیل رہی ہے۔ اور وہ بھی مغربی علاقے ہی ہیں۔ مگر امریکہ میں ترقی کے زیادہ آثار پائے جاتے ہیں۔ پچھلے دنوں وہاں کے بعض مبلغین سے مجھے خفگی پیدا ہوئی۔ اور میں نے جماعت پر بھی ناراضگی کا اظہار کیا کہ تم نے ان فضول باتوں کو اپنے اندر کیوں داخل ہونے دیا ہے۔ اس پر وہاں کے ایک نوجوان نے مجھے خط لکھا کہ ہم تو بالکل جماعت کے ساتھ ہیں۔ اور کسی قسم کے تفرقہ کو پسند نہیں کرتے۔ میں نے کہا میں تمہاری بات کو نہیں مانتا۔ مجھے

جماعت کی طرف سے پیغام

آنا چاہیئے۔ کہ وہ خلیفہ کے پیچھے ہیں لڑنے والے مبلغین کے ساتھ نہیں ہیں۔ اس پر اس نے تار کے ذریعہ مجھے جماعت کا یہ پیغام پہنچا دیا۔ میں نے اسے پھر لکھا کہ میں تار کو بھی تسلیم نہیں کرتا۔ تم ان سے دستخط لے کر مجھے بھجواؤ۔ چنانچہ اس نے دستخط لے کر مجھے بھجوا دیئے۔ جو مجھے پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے خلیفہ کی بیعت کی ہے۔ اگر مبلغوں میں اختلافات بھی ہو گیا ہے تو ہم اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ ہمت جو انہوں نے دکھائی ہے بڑی بھاری ہے بے شک

فتنۂ منافقین

کے دوران میں پاکستان کے احمدیوں نے بھی بڑی وفاداری دکھائی ہے۔ لیکن پاکستان کے احمدیوں اور وہاں کے احمدیوں میں فرق ہے۔ یہاں چالیس چالیس اور پچاس پچاس سال سے لوگ احمدی ہیں۔ اور وہاں بعض کو احمدی ہوئے صرف ایک ایک سال ہوا ہے۔ اور پھر وہ ہم سے بہت دور رہتے ہیں۔ مگر اب انہوں نے لکھا ہے کہ ہم آپ کے خطوط کی وجہ سے محسوس کرتے ہیں۔ کہ آپ ہمارے بہت قریب ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں جواب دیا ہے کہ بے شک فتنہ تو پیدا ہو گیا تھا۔ مگر اس کا صرف یہی نتیجہ نہیں نکلا۔ کہ آپ لوگ یہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ میں آپ کے قریب ہو گیا ہوں بلکہ

میں بھی محسوس کر رہا ہوں

کہ آپ لوگ میرے قریب ہو گئے ہیں۔ غرض اللہ تعالےٰ چاہے گا۔ تو آہستہ آہستہ وہاں کی جماعت میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ جس کے نتیجہ میں شائد سورج کا مغرب سے نکلنا امریکہ کے ذریعہ ہی پورا ہو جائے۔ اور پھر آہستہ آہستہ یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی اس کا ظہور شروع ہو جائے۔ انگلستان پر افسوس آتا ہے۔ کہ وہاں کی جماعت نے ابھی ترقی نہیں کی۔ حالانکہ انگلستان میں زیادہ تر

خدمت کرنے والے

وہ لوگ ہیں۔ جو ہندوستان سے گئے ہیں۔ مگر ابھی تک انگلستان کے رہنے والوں میں سے ایسے دس بیس آدمی بھی پیدا نہیں ہوئے۔ جو اپنی ذات میں مخلص اور اسلام کی اشاعت کرنے والے ہوں

امریکہ میں ایسے سینکڑوں لوگ ہیں

جرمنی میں بھی دس پندرہ آدمی ہیں۔ اور امید ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جرمنی میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک جماعت پہنچ جائے گی۔ اور امریکہ میں تو بعید نہیں کہ تھوڑے عرصہ میں ہی لاکھ دو لاکھ تک جماعت پہنچ جائے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔ بہرحال ہمیں اللہ تعالےٰ پر توکل کرتے ہوئے کہ اس کی پیشگوئیاں ضرور پوری ہوں گی۔ اس سے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے فضل سے ان پیشگوئیوں کو جلد پورا فرمائے۔ یہ بھی انسان کے لئے ایک برکت کی بات ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ سے یہ دعائیں کرتا رہے کہ

اس کی پیشگوئیاں جلد پوری ہوں

اللہ تعالےٰ اپنے ایسے بندہ سے بہت خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ گو اس نے میری ہی پیشگوئیوں کو مجھ سے جلد پورا کرنے کی التجاء کی ہے۔ مگر اس سے ظاہر ہے کہ یہ دنیا میں میرے قول کو سچا ثابت کرنا چاہتا ہے اور اگر یہ مجھے سچا ثابت کرنا چاہتا ہے۔ تو مجھے بھی اسے سچی اور بے عیب زندگی عطا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اس کی رضا میری رضا میں اور اس کی خوشی میری خوشی میں ہے۔ غرض ایسے معاملات میں دعا کرنا خود دعا کرنے والے کے لئے بھی مفید ہوتا ہے۔ جو شخص یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ جلد مغرب سے سورج نکل آئے یا اللہ جلد

مغربی ممالک میں اسلام پھیل جائے

وہ دوسرے لفظوں میں یہ چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی بات جلد پوری ہو جائے اور جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا کلام پورا ہو اور اس کی پیشگوئیوں کا جلد ظہور ہو۔ اللہ تعالےٰ کی مدد اور اس کی خوشنودی بھی اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔

(الفضل ۱۶؍۸؍۵۷ء)

درخواست دعا۔ حضرت مرزا محمد شریف بیگ صاحب امیر جماعت احمدیہ پتوکی (پاکستان) بلیڈ پریشر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

اسلام کا عروج و زوال ۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کی زبردست دلیل

اپنے مشن کی کامیابی پر غیر متزلزل یقین

از رشحاتِ قلم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور آپؐ کے منجانب اللہ ہونے کے دلائل میں سے ایک زبردست دلیل یہ ہے۔ کہ جب آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق اعلان کیا۔ کہ آپ جس مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے ہیں اُس میں بہرحال کامیاب ہوں گے۔ گو دُنیا آپ کی مخالفت کرے گی۔ لیکن کوئی شخص آپ کا بال تک بیکا نہیں کر سکے گا۔ آپ وہ کونے کا پتھر ہیں کہ جس پر آپ گرے ... بھی چکنا چور ہوگا۔ اور جو آپ پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ آپؐ کا یہ دعوےٰ درست نکلا۔ دعوےٰ کے بعد مخالفت کے بڑے بڑے طوفان آئے لوگوں نے آپ کے قتل کے منصوبے کئے۔ آپ کے متبعین کو ختم کرنے کی تدبیریں کی گئیں۔ ایسے حالات میں جبکہ کامیابی کی کوئی امید نہیں ہو سکتی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بار بار یہی اعلان فرماتے۔ کہ آپ کامیاب ہوں گے۔ اسلام مغرب و مشرق میں پھیل جائے گا۔ ساری دُنیا آپؐ کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ اور پھر یہی نہیں کہ اسلام کی زبردست حکومت قائم ہو جائے گی۔ بلکہ آخر اس پر ایک ایسا وقت آئے گا جب اسلام کے ماننے والے قرآن کریم پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔ اُن پر تنزل و ادبار آ جائے گا۔ انکی حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔ اور بعض نئی برسر اقتدار آنیوالی قومیں اسلامی ممالک کو دبا لیں گی۔ اور اسلام بے سروسامانی کی حالت میں ہو جائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح کو دُنیا میں دوبارہ بھیجے گا۔ اور پھر سے اسلام زندہ ہوگا۔ اور اس کے دشمن ختم ہوں گے۔ اور اسلام کا دوبارہ احیاء ہوگا۔ یہ وہ خبریں ہیں۔ جو قرآن کریم میں بھی کثرت سے ملتی ہیں۔ اور ایسی خبریں اور اُن کی تفصیلات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے سامنے بیان فرمائیں۔ جن میں سے بعض احادیث کی کتب میں محفوظ ہو کر ہم تک پہنچ گئی ہیں۔ اور یہ سب باتیں لفظاً لفظاً پو... بھی ہو گئیں۔ پس ایسے وقت میں جبکہ بظاہر کامیابی کے امکانات نظر نہیں آتے تھے۔ اپنی ترقی اور اپنے عروج کی خبریں دینا اور عروج کے بعد پھر قوم کے تنزل کی پیشگوئی کرنا اور پھر کہنا کہ اس تنزل کے بعد پھر عروج ہوگا۔ یہ سب کچھ محض دماغ کے تصورات نہیں ہو سکتے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے ہی یہ سب خبریں دی تھیں۔ تبھی تو غیر معمولی حالات میں پوری ہوئیں۔ پس ان سب خبروں کا پورا ہونا محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ آپ منجانب اللہ تھے۔

آج یورپین ممالک بام عروج پر پہنچے ہوئے ہیں۔ اُن کی تہذیب۔ اُن کا تمدن اور اُن کی ایجادات کو دیکھ کر سب دنیا دنگ ہے۔ اور یہ لوگ خود بھی ان سب باتوں کو اپنی فوقیت میں پیش کرتے ہیں۔ آج ہر ملک کی نگاہ ان کی طرف اُٹھتی ہے۔ اور ہر قسم کے علوم کا منبع ان کے ممالک کو سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی وہ حکومتیں جن سے دنیا کانپ اُٹھتی تھی۔ جن کے سامنے یورپین ملکوں کے لوگ شاگردوں کی طرح بیٹھتے تھے۔ جن کے گھوڑوں نے ان کے ملکوں کو روند ڈالا۔ آج سمٹ سمٹا کر محدود علاقوں میں رہ گئی ہیں۔ وہ شیر جس کے سامنے سب ممالک چوہوں کی طرح تھے۔ آج وہ شیر اتنا کمزور اور ضعیف ہے۔ کہ چوہے اُس کے جسم پر دوڑتے پھرتے ہیں۔ اور اس کو نوچتے ہیں اور شیر میں اتنی قوت نہیں کہ ان چوہوں کو بدن سے ہٹا سکے۔

آج کا مسلمان بھی مایوس ہو چکا ہے اور سمجھتا ہے۔ کہ اسلام آج بے توکل نہیں۔ اور جو کوئی یورپین ممالک میں جاتا ہے اور وہاں کی ترقی اور عروج کو بنظر خود مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ مجسم یاس اور ناامیدی بن جاتا ہے! اور واپس پہنچکر یہی پیغام دیتا ہے۔ کہ اسلام کا اب خدا ہی حافظ ہے۔ بظاہر اس کے دوبارہ ترقی کرنے کا امکان نہیں۔ کیونکہ ایک طرف اس کے دشمنوں نے اس کی سیاسی طاقت کو ختم کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف اسلام کے ماننے والوں نے خود اسلام کو خیرباد کہہ دیا۔ اور یورپ کو اپنا امام سمجھ کر اس کے اقتدار کو فخر خیال کرنے لگ گئے۔ اور اُنہوں نے یہ بھلا دیا۔ کہ ایک مسلمان کو جو کتاب بطور مکمل ضابطہ حیات کے دی گئی ہے۔ وہ اس لئے نہیں۔ کہ یہ دوسروں سے راہنمائی حاصل کرے بلکہ اس لئے ہے تا لوگ اُس کے نور سے منور ہوں اور اس کی پیروی سے دین و دنیا میں فائدہ اُٹھائیں۔

درحقیقت اسلام کا تنزل اور یورپین ممالک کا عروج بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سب خبریں آج سے تیرہ سو سال پہلے بتا دی تھیں۔ اور اتنی تفصیل سے بتائیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس طرح سینما کی فلم دکھائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کو وہ تمام حالات پردہ پر دکھائے گئے۔ جن سے اسلام دوچار ہونے والا تھا۔ اور ان سب واقعات کے رونما ہونے نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر مُہر لگا دی۔ کیونکہ اتنا علم غیب جتنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ کبھی کسی شخص کو اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خدائے عالم الغیب اس کو نہ بتائے پس اسلام کا یہ ضعف اِیسا نہیں کہ اس واسطے نہیں کہ ہم گھبرا جائیں۔ ہم مایوس ہو جائیں۔ بلکہ جس خدا نے اسلام کے تنزل کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دی۔ اور آپ نے اپنے صحابہ کو بتائی اور وہ لفظ بلفظ پوری بھی ہوئی۔ اُسی خدا کی طرف سے آپ کو ایک اور خبر بھی دی گئی۔ اور وہ یہ کہ اسلام دوبارہ ترقی کرے گا۔ اور اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا۔ اس سے ٹکرانے والے پاش پاش ہونگے۔ اور اسلام کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے خود کرے گا۔ جس طرح کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح دنیا میں آئے گی۔ اور خدا کی نصرت اور اس کے فضل کو جذب کرے گی۔ اور ملائکہ کی فوجیں آسمان سے اُتر کر کمزوروں کو طاقتور اور سلطنتوں کا وارث بنا دیں گی۔ پس کسی مسلمان کے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اُسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہیئے۔ اور انتہائی کوشش میں لگے رہنا چاہیئے۔ کہ مناسب اسباب اور ذرائع کے اختیار کرنے سے جلد سے جلد وہ مقصد حاصل ہو جائے۔ اور پورے وثوق کے ساتھ اُس وقت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جس کی خبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے۔

(مرسلہ محمود احمد عارف درویش قادیان)

وصولی درویش فنڈ و اعلان دعا

بابت ماہ جولائی و اگست

جن احباب کی طرف سے ۱۹ر جولائی سے ۲۶ر اگست ۵۷ء تک میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں موصول ہوئی ہیں ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جارہی ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے کاروبار اور خاندانوں میں برکت ڈالے اور مزید خدمت کا موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ان احباب کو بھی ان نیک کاموں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو تاحال کسی مجبوری کے باعث ان تحریکوں میں شامل نہ ہو سکے ہوں۔ — ناظر بیت المال قادیان

محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ -/۷۰
سید شکیل احمد صاحب رانچی ۲۰/۰
محمد شفیع صاحب کانپور -/۱۲
محمد اسماعیل صاحب کانپور -/۱۲
حبیب اللہ صاحب ″ -/۹
بی بی صاحبہ کرنگ -/۱
محمودہ بیگم صاحبہ ″ ۲/۰
خلیل الدین احمد خان صاحب سری یار -/۲
زاہدہ بانو بیگم صاحبہ حیدرآباد ۲۵ و ۲
عبداللہ صاحب بی۔ این۔ سی ″ -/۹
سیٹھ سید غلام محمود صاحب ″ -/۵
″ محمد اعظم صاحب ″ -/۱
″ معین الدین صاحب ″ -/۱
″ حمید احمد صاحب ″ -/۱
احمد حسین صاحب ″ -/۱
″ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد -/۴
سید اختر احمد صاحب پٹنہ -/۸
صدیق امیر علی صاحب موگرال -/۴
مولوی احمد رشید صاحب کردناگاپلی -/۳
حسن خان صاحب موسیٰ بنی مائینز -/۶
داود خان صاحب ″ ″ -/۱

[illegible]
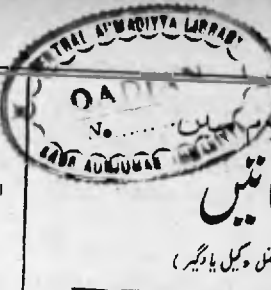
بزرگانِ سلف کے کلام میں

معرفت کی باتیں

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر)

۱۔ اللہ کا پسندیدہ امر ہمارا پسندیدہ ہونا چاہیئے

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار میں آتا ہے۔

"انسان بیکس ہے اور رب العالمین قدرتوں والا ہے زمانہ چکر کھا رہا ہے اور روزیاں بٹ چکی ہیں۔ اور ساری بھلائی اس چیز میں ہے۔ جو خالق پسند کرے۔ دوسروں کے پسند کردہ میں سوائے ملامت اور بُرائی کے کچھ بھی نہیں"۔

۲۔ آخرت پر ایمان

حضرت حلیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"آخرت پر ایمان لانا یہ ہے کہ دنیا ایک روز ختم ہوگی اور بالکل فنا ہو جائیگی اور یہ جہان ایک دن برباد ہو جائے گا۔ دنیا کے خاتمہ کا مان لینا دنیا کے آغاز کا مان لینا بھی ہے۔ اس لئے کہ ہمیشہ رہنے والی چیز نہ تو فنا ہوتی ہے نہ اس میں دوقدہ بدل ہوتا ہے"۔

۳۔ محبت الٰہی

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

(الف) کہ ایک شخص نے جناب سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا۔ "آپ کس طرح ہیں؟" فرمانے لگے جس شخص کا دل محبت خدا سے پُر نہیں وہ نہیں جان سکتا کہ اللہ تعالےٰ کی محبت کس طرح دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔

(ب) حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا پر جب محبت خداوندی کا غلبہ ہوتا تھا تو فرمایا کرتی تھیں ؎

تَعصِی الالٰہ وانت تُظہِرُ حُبَّہٗ
ھٰذا مُحَالٌ فِی الفِعَالِ بَدِیعٌ
لوکان حُبّک صادقًا لاطعتہٗ
اِنَّ المُحِبَّ لِمَن یُحِبُّ مُطِیعٌ

ترجمہ:۔ افسوس تو محبت خداوندی کا دعویٰ کرتا ہے اور پھر اس کی نافرمانیاں بھی کر رہا ہے تعجب ہے کہ کہے کچھ اور کرے کچھ۔ اگر تجھے اللہ تعالےٰ سے بھی محبت ہوتی تو اس کی فرمانبرداری میں مشغول رہا کرتا۔ دوست تو دوست کا تابعدار ہوتا ہے

—

۴۔ خدا کے خوف سے رونا

ایک عارف باللہ جو اکثر رویا کرتے تھے اُن کو اُن کے بھائی نے سمجھایا۔ تو اُنہوں نے فرمایا ؎

بکیتُ علی الذنوبِ لعظمِ جُرمی
وحقَّ بکلّ مَنْ یعصی البُکاءُ
ولوکان البُکاءُ یُردُّ ھَمّی
لاسعدتُ الدموعَ معًا دِمَاءٌ

ترجمہ۔ میں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نافرمانیاں کی ہیں اس پر میں رو رہا ہوں۔ گنہگاروں کو تو رونا ہی چاہیئے اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرا اندرد دُکھ رونے سے ٹل جائے گا تو میں تو خون کے آنسوؤں سے روؤں اور روتا ہی جاؤں۔

۵۔ آخرت کی نعمت

حضرت امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اکثر اس شعر کو پڑھتے۔ اور روتے رہتے ؎

ولاخیرَ فی عیشِ امرئٍ لم یکن لہٗ
مِنَ اللہِ فی دارِ القرارِ نصیبٌ

ترجمہ۔ اس انسان کی زندگی بیکار ہے۔ جسے آخرت میں کوئی نعمت ملنے والی نہ ہو۔

۶۔ خدا کی ذات سے نیک امید رکھنا

حضرت عثمان سعید بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔

"تیرا عجب حال ہے کہ کپڑے دُھلے ہوئے ہیں مگر دل میلا کچیلا ہے۔ نجات کی اُمید رکھتا ہے مگر کام نجات کے نہیں کرتا۔ کیا اتنا بھی نہیں جانتا کہ خشک جنگلوں میں کشتی نہیں چل سکتی۔

۷۔ نماز کا درجہ

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کے بعد کفر کو دور کرنے میں اور ایمان میں اعلیٰ مرتبہ رکھنے میں کوئی عبادات نماز سے افضل نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے چھوڑ دینے کو کفر فرمایا ہے۔

— ✧ — ✧ — ✧ — ✧ —

۸۔ نعمتوں کی قدر کرو

حضرت قاضی ابو الحسن کندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

اذا کُنتَ فی نعمۃٍ فارعَھا
فَاِنَّ المَعَاصِی تُزِیلُ النِّعَمَ

ترجمہ۔ اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو۔ اور مدمست ہو کر نافرمانیوں میں نہ لگ جاؤ۔ ورنہ معصیتِ خداوندی کی وجہ سے نعمت چھن جاتی ہے۔

۹۔ نعمتوں کا شکر کرنا خود نعمت ہے

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الرسالۃ کے خطبہ میں لکھا ہے۔

اللہ ہی تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ اس کی نعمتوں میں سے جس نعمت کا ہم شکریہ ادا کریں۔ وہ ہمارا شکریہ بجالانا بھی اس کی ایک نعمت ہے۔

۱۰۔ اللہ کا چاہنے والا زندہ ہے

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ذوالنون مصری فرمایا کرتے تھے ؎

من حبَّ اللہ عاشَ
ومن مالَ الی غیرہٖ طاشَ
والاحمق یغدُو ویروحُ فی لاشٍ
والعاقلُ عن خواطرِ نفسہٖ فتّاشٌ

ترجمہ:۔ اللہ کا چاہنے والا زندہ ہے اور اس کے غیر کی طرف جھکنے والا مردہ اور بیکار ہے احمق صبح شام بیکار کھوتا ہے اور عقلمند اپنے نفس کے خیالات ٹٹولتا رہتا ہے۔

۱۱۔ دو نعمتیں

حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ابو عصمت محمد بن احمد سجستانی نے بصرہ میں اس معنی کے مجھے دو شعر سنائے ؎

اَنْبَاَنَا خیرُ بنی آدمَ
وَمَا علی احمدَ اِلَّا البلاغُ
الناسُ مغبُونُونَ فی نعمتَی
صِحّۃِ ابدانِھِم والفراغُ

ترجمہ۔ ہمیں خیر البشر نے خبر دی ہے اور اُن پر یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف تبلیغ یعنی پہنچا دینا ہے۔ دو نعمتوں میں لوگ دھوکہ کھا گئے اور خسران میں پڑ گئے ایک بدن کی صحت۔ دوسرے فراغت

۱۲۔ حلال کمائی

حضرت ابراہیم بن ہیثم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھی کو رخصت کرتے ہوئے کہا کہ یاد رکھ تیرا لقمہ پاکیزہ ہو۔ اور حلال طیب رزق کھایا کر۔ تقویٰ صرف خدا سے ڈرنے کا ہی نام نہیں بلکہ تقوےٰ کی بنیاد حلال کھانا پینا۔ کمائی اور معاش کا ذریعہ حلال ہونا اور بات چیت نرم اور اچھی کرنا ہے"۔

— ✧ — ✧ —

حضرت عبد اللہ بن خلا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

ایک متقی شخص کو میں نے دیکھا۔ وہ تیس سال تک مکہ شریف میں رہے۔ زمزم کا پانی اپنے ڈول اور اپنی رسی سے کھینچ کر پیا کرتے تھے۔ مصری سوداگر جو اناج غلہ وغیرہ لاتے اُسے چھوتے بھی نہ تھے۔

۱۳۔ شراب کا نقصان

ایک حکیم نے اپنے لڑکے سے کہا۔ تم شراب کیوں پیتے ہو۔ جواب دیا۔ "ہاضمہ کے لئے"۔ حکیم نے کہا۔ شراب کھانے کو ہضم کرنے سے پہلے تیرے دین کو ہضم کر لیتی ہے"۔

تبلیغ کا ایک ذریعہ

تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ اخبارات بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے جو دوست اپنی بعض مجبوریوں کی وجہ سے عملاً تبلیغ کے کاموں میں حصہ نہیں لے سکتے ان کے تبلیغ کرنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنی طرف سے زیر تبلیغ افراد کے نام اخبار بدر جاری کروا دیں۔ اور اس طرح عملی تبلیغ میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ نظارت ہذا میں زیر تبلیغ افراد کی طرف سے اخبار بدر کا مطالبہ بھی موصول ہوتا ہے۔ چونکہ بجٹ میں اس قدر گنجائش نہیں ہوتی۔ اس لئے ایسے افراد کے نام اخبار جاری نہیں کروایا جا سکتا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا میں دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اخبار بدر کا سالانہ چندہ مبلغ -/۶ روپیہ بھجوا دیں تاکہ زیر تبلیغ افراد کے نام اخبار جاری کروا دیا جاسکے۔ اور اس طرح آپ عملی تبلیغ میں حصہ لے سکیں گے۔

مرزا وسیم احمد
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۵۶ء کو میرے چھوٹے بھائی محمد اصغر کا نکاح شکیلہ بنت احمد بخش صاحب کیساتھ مبلغ یکصد (-/۱۰۰) روپیہ مہر پر عبد الغفور صاحب نے پڑھا۔ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خاکسار
ضمیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امروہہ
محلہ قریشی نبی بخش۔

اسلام کی برتری

(بقیہ صفحہ ۱)

اور پھر ساتھ ہی لکھا ہے کہ اگر آج اسلام کے اس اصول پر عمل کیا جائے۔ تو اسلامی ممالک کا اقتصادیات کا ڈھانچہ ایک بوسیدہ مکان کی طرح نیچے آ رہے۔ جہاں تک مسلمانوں کے عمل کا سوال ہے۔ سو وہ تو ایسا ہی ہے جیساکہ وید وغیرہ کی تعلیم کے متعلق آج تمام ہندوستان کے ہندو کا حال ہے۔ اگر ان کے عمل کی ذمہ داری ویدک مذہب پر نہیں آ سکتی۔ اور اس کی وجہ سے اسے قابل الزام نہیں گردانا جا سکتا۔ تو موجودہ مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے بھی اسلام پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ اسلام ان کے اعمال کا کلی طور پر ذمہ دار نہیں بلکہ اس نے اپنے ظہور کے ساتھ ہی موجودہ زمانہ کے ان مسلمانوں سے بیزاری کا اظہار کر دیا ہؤا ہے۔ جو اس کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے۔ پس اسلام کے ہر مزاج اور ہر زمانہ کی ضرورت کو پورا کرنے کے مطابق ہونے کے خلاف یہ امر کچھ بھی مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کسی قوم کے عمل کی اس کے مذہب کے ساتھ عدم مطابقت اس امر کا ثبوت نہیں کہ وہ مذہب اس قابل نہیں۔ اگر اس اصل کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس کی زد خود "پرتاپ" کے اس اصل کے مطابق اس کے ہم مذہب لوگوں کے عمل کی وجہ سے ہندو ویدک مذہب پر پڑے گی اگر آج تمام ہندو قوم کا عمل پرانے ویدک مذہب کے خلاف ہے تو اس کی ذمہ داری ان کے اس مذہب پر عائد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مذہب کسی قوم کے مخالف اعمال کا ذمہ دار نہیں ورنہ اس پر ان کی وجہ سے کوئی حرف آتا ہے۔

سود کی ممانعت

اسلام بیشک ہر زمانہ اور ہر قوم اور ہر فرد کے مزاج اور ہر حالت کے مطابق اور اس پر حاوی ہے۔ اور وہ سودی لین دین کو ممنوع قرار دیتا ہے۔ مگر مسلمانوں کا اس ممانعت سے انحراف اور سودی کاروبار اس امر کا ثبوت نہیں کہ یہ ممانعت آج بیکار ہو گئی ہے۔ اور اس کی بیکاری کی وجہ سے مسلمانوں نے اس ممانعت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ بلکہ یہ زمانہ کا دستور ہے کہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد خود مذہب والے اس سے غافل ہو جاتے اور اس کے نفع و نقصان کو نہیں سمجھتے اور اپنا عمل اس کے مطابق کرنے سے کتراتے ہیں۔ پھر گردوپیش کے حالات کی وجہ سے وہ مجبور ہو کر اس سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اس کی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کا ہندو اپنے پرانے مذہب سے بالکل بیگانہ اور اس سے ناآشنا ہی نہیں بلکہ اس سے سخت بیزار ہو چکا ہے۔ لیکن باوجود اس کے پھر وقت آنے پر اس کے لئے مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔ یہی حال آج کل کے مسلمانوں کا ہے۔ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ اسلام قابلِ عمل نہیں۔ اور وہ اس زمانہ کے ساتھ چلنے سے قاصر اور عاجز ہے۔ دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ اگر اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ تو آیا اس نے دیگر کاروبار بھی بند کر بیٹھے ہیں یا اقتصادی کاروبار کا لیول قائم رکھنے اور اسے کامیاب طور پر ضرورت زمانہ کے مطابق چلانے کے لئے کوئی متبادل تجاویز پیش کی ہیں یا نہیں۔ سو ہم پرتاپ کو پورے وثوق کے ساتھ یہ یقین دلانا چاہتے ہیں۔ کہ سود ہی پر انحصار رکھنا غلطی ہے۔ اور بھی بہت سی تجاویز ایسی ہیں جن سے تجارت کو کامیابی سے چلایا جا سکتا ہے۔ اسلام نے ان میں سے بعض دوسری راہیں بتائی ہیں۔ جن کے ذریعہ سے تجارت کو کما حقہ، فروغ دیا جا سکتا ہے۔ جیساکہ بیع سلف رہن وغیرہ ہیں۔ جن کا ذکر پرتاپ میں سود کے متعلق مضمون کے جواب میں قبل ازیں آ چکا ہے۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کا تجربہ بھی دنیا کے سامنے ہے کہ انہوں نے قرونِ اولیٰ میں بغیر سود کے ساری دنیا میں تجارت کو فروغ دیکر یہ ثابت کر دیا کہ سود کا وجود لابدی نہیں۔ پس اب بھی انہی اصولوں پر تجارت ہو سکتی ہے۔ کیا پرتاپ یہ ثابت کر سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی عالمگیر تجارت میں سود کا دخل تھا۔ اگر اس زمانہ میں سود کے بغیر تجارت ہو سکتی اور اقتصادیات کا محل تیار ہو سکتا تھا۔ تو آج کیوں ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس جگہ یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ پھر اگر معاملہ ایسا ہی ہے۔ تو کیوں مسلمان سودی کاروبار کرتے ہیں۔ وہ اسے چھوڑ کر اسلام کا دستور کیوں اختیار نہیں کر لیتے۔ اور اسلام کی ممانعت کے حکم کو کیوں پس پشت ڈال رہے ہیں۔ تو اس کا یہ جواب ہے کہ آج سودی کاروبار کا ساری دنیا پر غلبہ ہے اور مسلمان بھی اس سے اسی طرح متاثر ہیں جس طرح دوسری اقوام۔ اس وقت اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ دیگر اقوام کے مقابلہ میں مسلمان یکدم اپنا سودی کاروبار ترک نہ کریں۔ ورنہ ان کی پوزیشن یکدم گر جانے کا خطرہ ہوگا۔ اور دوسری اقوام کو اس وجہ سے غیر معمولی فائدہ پہنچنے کا احتمال پیدا ہو جائے گا۔ ہاں وہ سودی کاروبار کو آہستہ آہستہ متبادل طریق اختیار کر کے ترک کر سکتے ہیں۔ پرتاپ سود کو بنکنگ سسٹم کی بنیاد قرار دیتا ہے مگر یہ امر تو حقیقت کے خلاف ہے۔ ماہرین اقتصادیات کی تحقیق اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے۔ کہ یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے۔ بات یہ ہے کہ سود خواروں کی اکثریت کی وجہ سے یہ سسٹم بظاہر کامیاب نظر آ رہا ہے۔ ورنہ یہ سسٹم سخت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ یہ سرمایہ داری کا سخت حامی ہے۔ اس امر سے آنکھیں بند کر لینے کے باوجود کیا پرتاپ اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ دنیا میں بڑی بڑی جنگوں کی لعنت کا موجب یہی سود ہے اگر آج حکومتوں کو سودی قرض نہ ملے تو وہ کبھی بھی کسی ایسی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتیں۔ یہ سود ہی ہے۔ جو ساری دنیا میں جنگوں کا جال پھیلا رہا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ ان عظیم جنگوں کے نتیجہ میں دنیا کی تجارت اور اقتصادیات کا کیا حشر ہو سکتا ہے۔ اور پچھلی دو جنگوں میں کیا حال ہؤا۔ یہ اسلام ہی ہے۔ جس نے سود کے خطرناک نتائج سے دنیا کو آج سے تیرہ سو سال قبل آگاہ کیا تھا۔ اور بتایا تھا کہ اگر دنیا سودی کاروبار سے باز نہ آئے گی۔ تو ان پر جنگیں مسلط کر دی جائیں گی۔ اسلام کے اس چیلنج کو سامنے رکھنے کی آج کس قدر ضرورت ہے۔ جو اس نے اتنا عرصہ قبل پیش کیا تھا۔ دنیا نے اس کی وارننگ کے بعد کیسے خطرناک نتائج بھگتے۔ ایک طرف قرآن کریم کے الفاظ فاذنوا بحرب من اللّٰہ کو دیکھئے اور دوسری طرف اس کے مطابق ہونے والی جنگوں کی ہولناک وسعت اور غیر معمولی تباہی اور ان کے بدنتائج پر غور کیجئے۔ تو آپ کو اسلام کی سچائی کا اس میں کس قدر روشن ثبوت ملے گا۔ مگر دنیا اسے ابھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسلام نے واضح طور پر بتا دیا تھا کہ سود خوار قومیں ایک وقت جنگوں کا شکار ہو کر تباہ ہو جائیں گی۔ کیا پرتاپ کے لئے یہ سمجھنا کچھ مشکل امر ہے۔ کہ اس جنگ کے نتیجہ میں ان اقوام کی تجارتیں اور ان کے اقتصادی محلات کا پہلے کیا حشر ہؤا۔ اور آئندہ کیا ہوگا۔ اگر آج اسلام کے اس حکم پر عمل کر کے سود کو روک دیا جائے۔ تو دنیا آئندہ خطرناک جنگ کے مہلک اور تباہ کن نتائج سے بچ کر اپنا سب کچھ محفوظ کر سکتی ہے کیونکہ جنگ کا سارا دارومدار اسی سود پر ہے۔ جس کی محبت ان کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پھر اسی سود ہی نے تو تمام اقتصادیات کو تباہ کر رکھا ہے۔ اس کے نتیجہ میں دولت مخصوص ہاتھوں میں چلی جانے کی وجہ سے ساری دنیا میں بے اطمینانی پیدا ہو چکی ہے۔

تصویر کشی

اسلام کے ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق نہ ہونے کے ثبوت کے طور پر پرتاپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ تصویر کھچوانا اسلام میں ممنوع ہے۔ آجکل دنیا میں یہ اصول نہیں چل سکتا۔ اہلِ اسلام ضرورت زمانہ سے متاثر ہو کر اس کی خود ہی خلاف ورزی کر رہے اور تصاویر کھچوا رہے اور انہیں شائع کر رہے ہیں۔ مگر ہم پرتاپ پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اس بارہ میں بھی اسی طرح غلط فہمی کا شکار ہے جس طرح آجکل کے دوسرے بعض مسلمان۔ کیونکہ اسلام نے یہ کہیں نہیں کہا۔ کہ ہر قسم کی تصویر منع ہے۔ اور وہ ایسا حکم دے بھی کس طرح سکتا تھا۔ وہ دینِ فطرت ہے۔ اور تصویر کشی سائنس و قانون قدرت کا ایک ضروری حصہ ہے اسلام تو خود دنیا کو سائنس اور فطرت کی طرف توجہ دلا کر اس پر غور و فکر کی دعوت دیتا اور بتاتا ہے کہ انسان اس کو اپنے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنا کر اپنے تمدن اور معاشیات و اقتصادیات کو ترقی دے سکتا ہے۔ انسان کی تصویر عکس پانی میں آئینہ میں روشنی کے وقت خود بخود اتر آتی ہے۔ یہی حال باقی مادی اشیاء کا ہے۔ قرآن کریم کیف الانظل مدّ الظلّ کے ارشاد کے ذریعہ سے اسے اس طرف توجہ دلاتا ہے۔ تصویر کشی کے ساتھ اس کا چھوٹا بڑا کرنا ایک بڑا فن ہے۔ جس کے ساتھ بہت سے فوائد وابستہ ہیں۔ اور اس تصویر کشی کا نتیجہ ایکسرے ہے۔ جس نے علم علاج کو کمال تک پہنچا دیا ہے۔ مگر قرآن کریم نے کس طرح صدیوں پہلے دورِ جہالت میں اس کی طرف متوجہ کر کے اس سے فائدہ اٹھانے کی زبردست تحریک کی ہے۔ جو اس کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ آخر تصویر کیا ہے۔ وہی سایہ اور عکس ہی ہے۔ جو کسی چیز کا دوسری جگہ پڑتا ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ اسلام ہرگز فوٹوگرافی کی ممانعت نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس کا زبردست حامی و مؤید ہے۔ لوگوں نے بعض احادیث سے یہ غلط طور پر خیال کر لیا ہے کہ اسلام تصویر کشی کے خلاف ہے۔ انہوں نے ان احادیث کو سمجھا ہی نہیں۔ اگر وہ غور کرتے تو ان سے وہ یہ نتیجہ کبھی نہ نکالتے اسلام نے بعض صنم کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے شروع میں بعض ایسے احکام دیئے تھے جو وقتی تھے۔ لیکن جب ان کا کلیتہً استیصال

ہوگیا۔ تو ان وقتی احکام کو واپس لے لیا۔ مثلاً اس نے شراب کی وجہ سے بعض خاص قسم کے برتنوں کے استعمال سے منع کردیا تھا۔ یہ حکم عارضی تھا۔ لیکن جب بعض لوگوں نے غلطی سے اسے مستقل حکم سمجھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ یہ درست نہیں اور اس طرح ان برتنوں کے استعمال کا ارشاد فرمایا۔ اور وہ پھر سے استعمال ہونے لگے۔ اسی طرح قبروں کی زیارت سے آپ نے عورتوں کو منع فرمایا تھا۔ کیونکہ آپ کی منشاء شرک کے باریک اثرات کو دور کرنا تھا۔ جب وہ دور ہوگئے تو آپ نے عورتوں کو قبروں کی زیارت کی اجازت دے دی۔

یہی حال تصویر کے معاملہ میں ہے۔ اس بارہ میں ممانعت سمجھنے والے خود اس کی حقیقت کو نہیں سمجھے۔ اسلام نے ایسی تصاویر سے روکا ہے۔ جو بت پرستی اور شرک کی محرک ہوں۔ اور وہ بھی صرف اس وقت تک کے لئے تھا۔ جبتک شرک کا احتمال تھا۔ اس لئے وہ ارشاد وقتی اور مشروط شرائط ہے۔ اگر اب بھی کسی جگہ تصویر کے ذریعہ سے شرک کا احتمال ہو تو ہم کہیں گے اس جگہ کے لئے اس کا استعمال ممنوع ہے۔ ورنہ آجکل کے عام حالات میں جبکہ اس کی اشاعت انتہا تک پہنچ چکی ہے۔ اور شرک کا احتمال جاتا رہا ہے۔ تصویر کی کوئی ممانعت نہیں ہاں اجتناب ظاہر جگہ لازمی ہے۔ مثلاً جو بت تراشی وغیرہ مجسمے و سکلپچر کا آرٹ ہے جس کے ذریعہ سے بت پرستی میں مدد ملتی ہے اُسے اسلام جائز قرار نہیں دیتا۔ پس اسلام تصویر کشی کی ہرگز ممانعت نہیں کرتا۔ وہ صرف ایسی تصاویر سے روکتا ہے جو شرک کے لئے ہوں یا شرک کی محرک ہوں۔ پس مسلمانوں کے کسی غلط نظریہ کی بناء پر اسلام کو اعتراضات کا نشانہ بنانا درست نہیں۔ اسلام کسی کے غلط نظریوں کا ذمہ دار نہیں۔ احادیث سے جس قدر اور جس قسم کی ممانعت کی گئی تھی وہ وقتی تھی جو حالات کی تبدیلی کیساتھ خود بخود ختم ہوگئی۔

پردہ

اسلام کے ضروریاتِ زمانہ کے ساتھ عدم مطابقت رکھنے کے ثبوت میں پرتاپ نے ایک اور امر بھی پیش کیا ہے۔ اور وہ ہے اس کا عورت کے لئے پردہ کا حکم پرتاپ نے پردہ کے متعلق نئی نئی تعبیروں اور نیز اسلامی ممالک کی مسلم عورتوں کی آزادی و بے پردگی کو اس امر کے ثبوت کے لئے پیش کیا اور لکھا ہے۔ کہ اگر اسلام کے اصول ہر زمانہ کے مزاج کے موافق ہوتے تو تمام اسلامی ممالک میں اسلامی قوانین رائج ہوتے۔ بیشک یہ درست ہے کہ اسلام میں پردہ لازم ہے۔ مگر اس بارہ میں نئی نئی غلط تعبیروں یا موجودہ دور کی عورتوں کے ترک پردہ کا الزام اسلام پر کسی صورت میں نہیں آسکتا۔ اور نہ اس کے ذریعہ سے اسے مطعون کیا جاسکتا ہے۔ اگر تحقیق کا یہی اصول صحیح قرار دیا جاوے تو آج تک ہندو قوم کا رویہ ویدک مت کی تکذیب کا بہترین ذریعہ ہوگا۔ مگر کوئی ہندو اس اصول کے ماتحت ویدک مت کی سچائی پرکھنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ کسی مذہب کے متعلق تحقیق کرنے کا یہ طریق درست نہیں۔ کوئی سچا مذہب کسی قوم کے انحراف پر اپنی سچائی کی بنیاد رکھ کر کبھی بھی سچا ثابت نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ وہ ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے آپ کو ثابت کرسکے اگر کہیں مسلمان عورتوں نے پردہ کو ترک کردیا ہے۔ تو اس کے بھی یہ معنی نہیں کہ پردہ کا حکم بیکار ثابت ہوگیا ورنہ اس قسم کی مثالیں کئی امور میں دوسرے اہل مذاہب میں بھی موجود ہیں۔ اگر یا نکا وجہ سے ان کے نزدیک ان کے مذہب پر کوئی حرف نہیں آتا۔ تو کسی جگہ کی مسلمان عورتوں کے پردہ ترک کرنے سے اسلام پر کس طرح حرف آسکتا ہے۔

یورپ اور باقی تمام اہلِ مغرب بے پردگی کا تجربہ کرکے اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ اور ہندوستان نے تو ابھی کل آزادی حاصل کی ہے۔ اور اپنی عورتوں کو پردہ سے آزاد کرنا شروع کیا ہے۔ مگر شرفاء نے اہلِ مغرب کا تصور کرکے اور اپنے ہاں کے بعض ناقابلِ بیان حالات و واقعات کو دیکھ کر ابھی سے اس پر آنسو بہانے شروع کردیئے ہیں۔ اور یہ بات کئی غیر مسلموں سے سننے میں آتی رہتی ہے کہ مسلمان بہت اچھا کرتے ہیں۔ کہ اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھتے ہیں۔ یہ آزادی تو ہماری سوسائٹی کو تباہ کررہی ہے۔ بہرحال اسلام وہ قوانین موجودہ دور میں بھی انسانی ضروریات کو پورا کرنے کا کام دے سکتے ہیں اور دے رہے ہیں اور آئندہ بھی دیں گے۔ اسلام نے قرونِ اولیٰ میں اس پر عمل کرکے دکھا دیا ہے۔ اور آج بھی جماعت احمدیہ کا نمونہ دنیا کے سامنے ہے۔ پردہ اختیار کرکے بھی اس کی عورتیں تعلیم و نظامِ قومی میں مردوں کے برابر حصہ لیتی ہیں۔ اور صحتِ عامہ کے لحاظ سے وہ مردوں سے کسی صورت میں پیچھے نہیں۔ دنیا یقیناً اس آزادی اور بے پردگی کا مزہ چکھے گی۔ اور پھر اسلام کی طرف رجوع کرے گی۔ شرفاء کے سنجیدہ طبقہ کا اسلام کے اس حکم کی بہتری کا قائل ہونا اور موجودہ دور کی اس روش پر نالاں ہونا اس کا زبردست ثبوت ہے۔

بیشک یہ درست ہے کہ اسلام میں پردہ لازم ہے۔ مگر اس کے متعلق گمراہ کن نئی نئی تعبیروں کا بھی اسلام ذمہ دار نہیں۔ پردہ ایک فطرتی چیز ہے جس طرح دوسری اقوام عورت کے بعض اعضاء کا چھپا کر رکھنا حیاء انسانیت اور اخلاق کے لئے ضروری خیال کرتی ہیں اسلام ان میں چہرہ کے پردہ کا بھی اضافہ کرتا ہے اور اس کی بھی وہی غرض و غایت ہے۔ جو دوسرے اعضاء کے چھپانے کی ہے۔

دراصل بات یہ ہے۔ کہ ایک بخار والا آدمی میٹھی چیز کو بھی کڑوی سمجھتا ہے۔ اور اس سے بچتا اور اسے اپنے مخالف خیال کرتا ہے۔ لیکن کوئی صحیح الدماغ شخص جو اپنی عاقبت کو خوب پہچانتا ہے۔ اس کی شیرینی سے کبھی انکار نہیں کرسکتا۔ دنیا اس وقت روحانی طور پر بیمار ہے۔ اسے مذہب کے احکام اچھے نہیں لگتے۔ لیکن جب وہ ذرا صحت کی طرف عود کرے گی۔ تو انہیں باتوں کو وہ اپنے دین و دنیا کی بہتری کا اعلیٰ ذریعہ سمجھے گی۔ عورت صنفِ نازک ہے۔ اس کی حفاظت کی ضرورت ہے بادام۔ اخروٹ کی جو گری اپنے مضبوط چھلکے سے نکل کر آزادی حاصل کرتی ہے وہ ہر ایک کے دانت کے نیچے کچلی جاتی ہے۔ آج کی بے پردگی نفس پرستی کا بدترین مظاہرہ ہے۔ جوں جوں انسان کو ہوش آئے گی۔ اور وہ اپنے ماحول کو بنظر جرأت دیکھنے لگے گا۔ اور اس کے بدترین نتائج اس کے سامنے نمودار ہونے لگیں گے۔ وہ کلیتہً اس سے بیزار ہوکر اسلام کی برتری کا قائل ہوجائے گا۔

تعجب کی بات ہے کہ لوگ اپنی دوسری نازک چیزوں کی تو حفاظت کرتے اور ان کو میل کچیل اور زنگ وغیرہ سے محفوظ رکھنے کے لئے نہایت احتیاط سے کام لیتے اور ان کو ڈبوں میں بند کرکے رکھتے ہیں یا ان پر طرح طرح غلاف چڑھا کر رکھتے ہیں۔ لیکن اپنی جنس صنفِ نازک کو نمائش کے طور پر بے پردہ کرکے خوش ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے نتائج سے کچھ نہ کچھ آگاہ ہیں۔ سوسائٹی کا کھلا میل جول اگر اس کی جسمانی صحت کو خراب نہیں کرتا تو اس کی روحانی صحت کو یقیناً برباد کرنے والا ہے۔ اگر جسمانی صحت کے لئے عورت کا باہر نکلنا ضروری ہے تو اسلام نے اس سے قطعاً نہیں روکا نہ اسلام نے کہیں یہ حکم دیا ہے کہ اسے ایسا پردہ کرایا جائے۔ کہ جس کے نتیجہ میں وہ بیمار ہوجائے۔ وہ صرف اسی قدر پابندی لگاتا ہے۔ جس سے افراد اور سوسائٹی کی روحانی اقدار کو صدمہ نہ پہنچے اور دونوں جنسوں کا باہم اس حد تک خلا ملا نہ ہو جس سے افراد و سوسائٹی کے اخلاق میں فساد پیدا ہو۔

باقی خرم تر پرتاپ کی خدمت میں یہ گذارش کریں گے۔ کہ اگر وہ اسلام کی تعلیم پر ٹھنڈے دل سے غور کرے گا۔ اور ہر بات کے صحیح نتائج کو مدنظر رکھے گا۔ تو اسے یقیناً اسلام کی برتری کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہ ہوگا۔ اور جس طرح اس نے اسلام کے بھائی چارہ کے اصول کی بہتری کو تسلیم کرلیا ہے۔ وہ دوسری باتوں میں بھی ایسا کرنے کے لئے تیار ہوگا۔

منقولات

عورتوں کے قدم

جنوب مشرقی ایشیائی قوموں کی عورتیں ایک سیمینار میں شریک ہورہی ہیں۔ جو بنکاک میں منعقد ہونے والا ہے موضوع بحث یہ ہوگا کہ پبلک لائف میں عورتوں کو ضرور حصہ لینا چاہیئے۔ اور یہ پبلک لائف کیا ہے؟ حکومتوں کے کاروبار میں عورتوں کی شرکت! صرف اتنے سے کام کے لئے سولہ ممالک کی عورتیں سفر کی زحمت اٹھا کر بنکاک تشریف لے جارہی ہیں اور مقصد اتنا بڑا ہے کہ اس پر وقت اور روپیہ دونوں کو قربان کیا جاسکتا ہے اور سیمینار میں تقریریں بھی ایسی ہونگی جو ہر روز سننے میں آتی ہیں گویا موجودہ دور میں معمولی کاموں کے لئے لمبے سفر کرنا، روپیہ برباد کرنا اور زحمتیں اٹھانا ایک فیشن بن گیا ہے اور ہوتا صرف یہ ہے کہ سرکاری دعوتیں اڑتی ہیں۔ اخبارات میں فوٹو شائع ہوتے ہیں۔ انٹرویو دیئے جاتے ہیں اور پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جاتا ہے۔ فیشن کی یہ چاٹ بڑھتی ہی جارہی ہے۔ اور جب عورت کو اس کی چاٹ پڑ جائے تو وہ مردوں کو پیچھے چھوڑ جاتی ہے!

عورتوں کی توہین

پبلک لائف کے سلسلہ میں یہ خبر دلچسپی کے ساتھ سنی جائے گی کہ حکومت یو۔پی نے زنانہ پولیس کا قصہ ہی ختم کردیا ہے اور اسمبلی میں اسکی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی ممبر عورتیں آپس میں لڑتی رہتی ہیں! اگر ایک خاتون ممبر نے دریافت کیا کہ کیا حکومت مردانہ پولیس کو بھی اسی بناء پر برخاست کرسکتی ہے کہ اس کے ممبر آپس میں لڑتے ہیں تو وزیر داخلہ نے جواب میں کہا کہ مردانہ پولیس تو دوسروں کو گلا کاٹنے سے روک سکتی ہے لیکن جب حوا کی بیٹیاں آپس میں لڑتی ہیں تو دیوتاؤں کی بھی مجال نہیں روک سکیں! ہمارے خیال میں یہ جواب عورتوں کے حقوقِ مساوات کی زبردست توہین ہے۔ بنکاک میں تو ایشیائی ممالک کی عورتیں پبلک لائف میں حصہ لینے کے لئے شریک ہوں اور یو۔پی میں انھیں پبلک لائف سے دھکے دے کر نکالا جائے آخر پھر یہ بات ثابت ہوکر رہی کہ پبلک لائف میں عورت اور مرد کی مساوات محض ڈھونگ اور فیشن ہے۔ (الجمعیۃ)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ہوا خواہوں کی کھلاہٹ

مکذبین کے طریق پر تمسخر و استہزاء

جماعت اہلحدیث میں آزادی رائے کا عجیب و غریب غلغلہ

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی

(۱)

اخبار اہلحدیث دہلی کے کالموں میں فرقہ اہلِ حدیث کی حالت افتراق کا تذکرہ آیا تھا۔ اور صاف لکھا تھا کہ اراکینِ اہلحدیث یاس و قنوط کا مجسمہ بنے ہوئے ہیں۔ اور علماء باہمی معاصرانہ منافرت میں مبتلا ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ تذکرہ تھا کہ اس فرقے کی ناؤ ڈگمگا رہی ہے۔ اور غرق ہونے کے قریب ہے۔ کیونکہ ان کے پاس کوئی ایسا کھویا نہیں جو اس ناؤ کو پار لگا سکے۔ علماء جن کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ اس نیا کو پار لگائیں گے وہ منافرت کی بیماری میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اس قابل نہیں رہے کہ اس ڈوبتی ناؤ کو کچھ سہارا دے سکیں۔ ان نازک حالات میں ہم نے اراکین فرقہ ہذا سے کہا تھا کہ وہ اس ڈگمگاتی ناؤ کے کھینے کے لئے جن مولویوں کا منہ تک رہے ہیں۔ وہ ہرگز ان کو سہارا نہیں دیں گے۔ بلکہ منجدھار میں چھوڑ کر تماشہ دیکھیں گے۔ اس لئے بذریعہ اخبار بدر ہم نے یہ مخلصانہ مشورہ دیا تھا کہ آپ لوگ اس نازک وقت میں امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں داخل ہو کر اپنے آپ کو سنبھالا دیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے مولوی ثناء اللہ کے مباحثہ کا پول بھی کھولا تھا۔ تاکہ اراکین اہلحدیث اس پر بھی غور کریں۔

میرے مضمون کے جواب میں مجاز اعظمی کی طرف سے اخبار اہلحدیث کی تین چار قسطوں میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اعظمی صاحب نے مکذبین کی عادت کے مطابق جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کو پانی پی پی کر کوسا ہے۔ اس مضمون کو ہم نے پڑھا۔ اور پڑھتے وقت کئی بار ان کی شیریں کلامی کی داد دینی پڑی۔

اکبر نے سچ کہا ہے

خلقت جو کہیں ذلیل ہو جاتی ہے\
بے غیرت و بے دلیل ہو جاتی ہے\
گو جسم میں ظاہرا توانائی ہو\
اخلاق میں علیل ہو جاتی ہے

جب کسی شخص کے پاس دلائل نہیں ہوتے۔ تو وہ بے غیرت ہو کر بد اخلاقی پر اُتر آتا ہے۔ یہی حال اعظمی صاحب کا ہے۔ ان کا مضمون کیا ہے۔ تمسخر و استہزاء۔ کذب و افتراء اور دشنام و فحش کا گویا مرقع ہے۔ جسے پڑھ کر یہ کہنا پڑتا ہے

خلافِ حق ہمیں کیا کیا نہ ... کرتے ہیں\
یہ گندہ دہانی سے ہیں بدنام ... بیاں ...

مضمون نگار کی ان باتوں کو ہم بحوالہ خدا کرتے ہیں۔ کیونکہ تمسخر و استہزاء اپنا شیوہ نہیں۔ اور چندان باتوں کی طرف رجوع کرتے ہیں جن کا تذکرہ اعظمی صاحب نے اپنے مضمون میں کیا ہے۔ مضمون نگار فرقہ اہلحدیث میں پیدا شدہ اختلاف و انشقاق اور علماء کی باہمی منافرت کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ :۔

"مسلک اہلحدیث میں کتاب و سنت کی روشنی میں آزادی رائے کا یہ غلغلہ ہے کہ ایک معمولی سے معمولی انسان بھی جماعت کے بڑے سے بڑے عالم کو بدلائل ٹوک سکتا ہے"۔

(اہلحدیث ۱۵ جون ۵۷ء صفحہ ۲)

اور آگے جا کر لکھا ہے کہ یہ مسلک کوئی نیا نہیں بلکہ یہ بہت پرانا مسلک ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں بھی اسی پر عمل تھا۔

یہ تو ایک حقیقت ہے جس کا اظہار کر کے مضمون نگار نے اراکین و علماء اہلحدیث کے باہمی تعلقات کا بھانڈہ بازہ ہندو راستے کے چوراہے میں پھوڑ دیا۔ واقعات بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور اہلِ حدیث فرقہ کے اوراق پارینہ بھی اس پر صاد کرتے ہیں۔

ہمیں خوب یاد آیا کہ اہلِ حدیث میں آزادیٔ رائے کا یہ غلغلہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں بھی عروج پر تھا۔ آیئے لگے ہاتھوں آپ کو ان کی آزادیٔ رائے کے ایک دو واقعات بتا دیں تاکہ آپ سمجھ سکیں کہ واقعی یہ غلغلہ بہت پرانا ہے۔

اوّل۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک تفسیر عربی زبان میں لکھی۔ جس پر بعض دیگر اہلِ حدیث مولویوں نے انہیں تقاریظ لکھ کر بھیجیں۔ جن کو مولوی ثناء اللہ نے اپنی عربی دانی کے ثبوت کے لئے "الکلام المبین" نامی کتاب میں شائع کر دیا۔ ان تقاریظ کے لکھنے والوں میں شیخ حسین عرب بھوپالی۔ حافظ عبد الہادی امام مسجد راولپنڈی۔ حافظ عبد السلام ملتانی۔ مولوی عبد التواب ملتانی۔ مولوی محمد سعید بنارسی۔ حافظ عبد المنان وزیر آبادی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ جونہی الکلام المبین شائع ہوئی۔ تو اہلِ حدیث کی غزنوی پارٹی میں آزادیٔ رائے کا غلغلہ اُٹھا اور اُن کی طرف سے اربعین نامی ایک کتاب شائع ہوئی۔ جانتے ہو اس کتاب میں کیا تھا۔ ان مولویوں کے بھی فتوے تھے۔ جن میں واضح الفاظ میں یہ فتوے صادر کیا گیا تھا کہ تفسیر (جو مولوی ثناء اللہ نے لکھی ہے) خلافِ مذہب اہلحدیث و اہلِ سنت اور مخالف سلفِ اُمت و آئمۂ دین ہے۔ اس کا جلانا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اہلِ حدیث کے مایۂ ناز عالم حافظ عبد المنان وزیر آبادی نے تو آزادیٔ رائے کا غلغلہ یہاں تک بلند کیا کہ مولوی ثناء اللہ کو تقریظ لکھ کر دی اور غزنویوں کو تردید لکھ کر دی۔ اور اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کو خط لکھا کہ غزنویوں نے خود عبارت لکھ کر میرے دستخط کروا لیے۔ جب اس آزادیٔ رائے کی صدائے بازگشت غزنویوں تک پہنچی تو انہوں نے حافظ صاحب کو ڈانٹ پلائی جس پر حافظ صاحب نے غزنویوں کو لکھا کہ مولوی ثناء اللہ نے میرا پورا خط شائع نہیں کیا۔ اپنی طرف سے جو جی چاہا میرے نام پر لکھ دیا۔ میں نے اربعین میں جو آزادانہ رائے دی ہے۔ اس پر قائم ہوں۔ اور میں نے براءت کا اشتہار دینا چاہا لیکن مولوی ثناء اللہ دو بار میرے پاس آئے اور کہا کہ ان باتوں سے رجوع کر کے اصلاح کروں گا۔ وہ میرے شاگرد تھے ان کی بیت ولعل کی وجہ سے اظہار براءت میں دیر ہوئی۔ یہ آزادیٔ رائے کی عجیب و غریب داستان ہے۔ جس سے اہلحدیث مولویوں کے دین و ایمان کا حال بھی خوب آشکار ہو جاتا ہے۔ اگر اس داستان پارینہ کے مکمل اور دلچسپ حالات کا مطالعہ کرنا چاہیں تو الکلام المبین۔ اربعین اور عشرہ کاملہ کا مطالعہ کریں۔

دوئم۔ آزادیٔ رائے کا غلغلہ بلند کرنا اہلحدیث کا پرانا مسلک ہے واقعی درست ہے۔ لیجئے اس سلسلہ میں مولوی ثناء اللہ کے روحانی باپ اور اہلحدیث فرقہ کے شیخ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا بھی دلچسپ قصہ پڑھ لیجئے۔ اسی عربی تفسیر کے جھگڑے میں مولوی محمد حسین نے مولوی ثناء اللہ کو لکھا کہ غزنویوں کی اربعین کا الکلام المبین کافی و شافی جواب ہے۔ مولوی محمد حسین کی اس تحریر کو مولوی ثناء اللہ نے شائع کر دیا۔ اس کا شائع ہونا تھا کہ غزنویوں نے مولوی محمد حسین کی اس آزادانہ رائے پر ایک کاری ضرب لگائی۔ اور کہا کہ تم نے یہ کیا حرکت کی۔ تب شیخ الحدیث مولوی محمد حسین بٹالوی نے مولوی ثناء اللہ کو ایک خط لکھا۔ وہ خط کیا تھا۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"اے عزیز تم نے میری نسبت چھاپ دیا کہ میں نے الکلام المبین کو کافی جواب اربعین تسلیم کیا ہے اور اس کے الزامات سے تمہارا جھوٹ جانا مان لیا ہے۔ جس پر مثل دروغ گو ثم بروئے تو صادق آتی ہے۔ کیونکہ اس میں ایک حصہ میری تقریر کا لے لیا اور باقی حصوں کو جن میں تمہارے اہل حدیث ہونے کی نفی تھی چھوڑ دیا۔ اور نقل کلام میں سرقہ کیا"۔

(الٹی میٹم بنام ثناء اللہ مطبوعہ خادم پنجاب پریس امرتسر صفحہ ۲ بحوالہ آئینہ احمدیت حصہ اول)

اس واقعہ سے ظاہر و باہر ہے کہ آزادی رائے کا مسلک اہلحدیث میں بہت پرانا ہے اور اس آزادانہ رائے کی بیماری میں ایک آدھ مبتلا نہیں بلکہ این خانہ تمام آفتاب است کا مصداق ہے۔

گویا آزادی رائے کے نام سے ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالنا اور باہم جوتم پیزار ہونا اراکین اہلحدیث کا عموماً اور علماء اہلحدیث کا خصوصاً دیرینہ مسلک ہے شاید اعظمی صاحب کے سامنے یہ اوراق پارینہ نہیں۔ کیونکہ ان کا خون ابھی نیا ہے۔ اور اپنے بزرگوں کے کارہائے نمایاں ان کے ساتھ نہیں۔ اسلئے ہم ان سے کہیں گے

گاہے گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ را

اور آجکل بھی آپ کے ہاں جو جوتیوں میں جو دال بٹ رہی ہے اس سے ہم خوب واقف و آگاہ ہیں۔ کبھی ضرورت ہوئی۔ تو پریس میں اس کا اظہار کر دیں گے۔ اگر اس تشتت و افتراق۔ اختلاف و انشقاق۔ تفرقہ نما غلغلہ جیسی باد سموم کا نام آزادانہ رائے ہے۔ تو اللہ ہی حافظ ہے۔

اگر ہمیں مکتب است و ایں ملاں\
کار طفلاں تمام خواہد شد

(باقی)

نقد و نظر

رسالہ تشحیذ الاذہان

بچوں اور بچیوں کے لئے یہ رسالہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی ادارت میں ربوہ سے شائع ہو رہا ہے ابتک اسکے تین پرچے نکل چکے ہیں ہر دوسرا پرچہ پہلے سے بڑھا ہوا پایا۔ بچوں کے مذاق کے مطابق سبق آموز کہانیوں۔ دلچسپ پہیلیوں اور عمدہ لطائف کے ساتھ ساتھ تاریخ اسلام اور قرآن کریم سے بعض سچے واقعات رسالہ کو زینت بخشتے ہیں۔ تیسرے نمبر سے زبان عربی سکھانے کے لئے آسان اسباق کا سلسلہ بھی جاری کیا گیا ہے۔ اس طرح اچھے اور پاکیزہ خیالات کا مجموعہ نئی پود کی ذہنی نشوونما اور انکی اعلیٰ تربیت کیلئے بیحد مفید ہے۔ احمدی والدین کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

چندہ سالانہ پانچ روپے ہے۔

اندرونِ ملک میں احمدی مستورات کی تربیتی و اصلاحی جدوجہد

رپورٹ کارگذاری لجنہ اماء اللہ بھارت

بابت ماہ نومبر ۵۶ء تا اپریل ۱۹۵۷ء

(از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

(۳)

۱۲- لجنہ اماء اللہ بھاگلپور

نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود بھی لجنہ اماء اللہ بھاگلپور کی طرف سے ماہ نومبر ۵۶ء سے لے کر ماہ اپریل ۵۷ء تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔ لیکن اس کے بعد توجہ دلانے پر انہوں نے ماہ جون سے کام شروع کر دیا ہے۔ خدا تعالےٰ باقاعدگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؟

۱۳- لجنہ اماء اللہ کلکتہ

لجنہ اماء اللہ کلکتہ کی طرف سے صرف ایک ۲۸ رجنوری کی رپورٹ وسپاسنامہ موصول ہؤا ہے۔ اس کے بعد کوئی ماہوار رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

۱۴- لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی

لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی کے اجلاس پہلے سستی کی وجہ سے بند رہے ہیں۔ اب توجہ دلانے سے انہوں نے جنوری سے کام شروع کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اب خدا کے فضل سے ہفتہ واری اجلاس ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بہنیں زبانی حدیثیں سناتی ہیں۔ دینی مسائل پر تقریریں ہوتی ہیں۔ اور مضامین پڑھے جاتے ہیں۔ مبلغ مولوی فضل عمر صاحب وقتاً فوقتاً لجنہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔

شعبہ تعلیم بہنوں کو قرآن کریم وقاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جارہا ہے۔ نماز ترجمہ کے ساتھ سکھائی جارہی ہے۔ حدیث اور سورتیں زبانی یاد کررہی ہیں۔ پیارے رسول کی پیاری باتیں اردو وغیرہ پڑھ رہی ہیں۔

شعبہ خدمتِ خلق غرباء کی ہر طریقہ سے مدد کی گئی مثلاً کھانا کھلا کر اور پیسے دے کر۔ بیماروں کی بیمار پرسی کی گئی۔ کئی غریب عورتوں کو لباس کے لئے نقدی دی گئی۔

شعبہ تربیت و اصلاح لجنہ کی تربیت کرنے کے لئے بہنوں کے گھروں میں اجلاس کرائے جاتے ہیں۔ اسلامی تعلیم اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔

شعبہ تبلیغ دوسرے گاؤں میں جاکر بہنوں کو تقریر کر کے خدمتِ دین کا موقعہ ملا۔ غیر احمدی عورتیں زیر تبلیغ ہیں۔

شعبہ ناصرات ناصرات الاحمدیہ کو منظم کرنے کی کوشش جاری ہے۔

جلسہ یوم مصلح موعود

۲۰ رفروری کو جلسہ یوم مصلح موعود ہر جگہ منایا گیا۔ جس کی رپورٹ علیحدہ اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہے۔

شعبۂ مال

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف لجنات کی طرف سے بتفصیل ذیل چندہ ممبری موصول ہؤا۔

نومبر ۵۶ء

بنارس -/۴/۴

دسمبر

بھاگلپور -/۳/۱۴
قادیان -/۱۵/۱۴
بنگال -/۵
بنگلور ۹/۵/۹
چارکوٹ (کشمیر) ۲/۸
سکندرآباد دکن ۱۱/۸/-

جنوری

حیدرآباد دکن ۶/۱۰/-
بنارس -/۴/۴

فروری

بنارس ۲۲/۵
سکندرآباد دکن -/۱۳

مارچ

کرڈاپلی -/۵
قادیان ۱۶/۱۱
کنانور -/۳/۴
بنارس -/۲/۱۴
سری پارہ -/۱/۸

اپریل

بنگلور -/۲
قادیان ۱۳ و ۰۶
مدراس -/۲
حیدرآباد -/۱۸
بنارس -/۳
شاہجہانپور ۱۷ ر ۳۱
جمشیدپور ۰۸۸ ر
بنگلور ۸۰ ۴۴
حیدرآباد ۵۰ ر ۴
کل میزان ۲۹۲/۱۵

جن لجنات کی طرف سے رپورٹیں ماہوار آتی رہی ہیں۔ ان کی رپورٹیں شائع کروائی جا رہی ہیں۔ لیکن بہت سی لجنات ہیں جو کبھی کبھی رپورٹ بھجواتی ہیں۔ اس لئے ان کو پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ براہِ مہربانی ہر ماہ کے ختم ہوتے ہی رپورٹ بھجوا دیا کریں اور مکمل بھجوایا کریں۔ تاکہ کام کا صحیح رنگ میں علم ہو سکے ؟

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا

خاکسار کے خُسر محترم مولوی محمد یعقوب صاحب اپنے وطن حیدرآباد میں بیمار ہیں۔ اسی طرح حاجی محمد ابراہیم صاحب بمعہ اپنی اہلیہ بوجہ سن رسیدہ ہونے کے اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے نیز اُن کے لڑکے کرم محمد لطیف صاحب کی روحانی ترقیات اور سلسلے کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

سید شجاعت علی پربھاکر قادیان

نام نہاد حقیقت پسند پارٹی کی شرانگیزی

لاہور میں بعض مخرجین اور سلسلہ حقہ احمدیہ کے دُشمنوں نے "حقیقت پسند پارٹی" کے نام سے ایک دُشمن احمدیت پارٹی قائم کی ہے۔ جو سلسلہ کے دُشمن اخبارات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور سلسلہ کے دیگر اکابرین کے خلاف جھوٹا اور شرانگیز پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان کے بعض اخبارات میں مضامین شائع کرا رہے ہیں۔ اور بعض احمدی احباب کو چٹھیاں بھجوا رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو پیدائشی احمدی لکھتے ہیں۔ لیکن احمدیت کی دُشمنی اور بغض ان کے ایک ایک فعل اور قول سے عیاں ہے۔

وہی بیہودہ گندے اور بوسیدہ ہتھیار جو اس سے پہلے مستریوں، مصریوں اور پیغامیوں نے جماعت کے مقدس امام کے خلاف استعمال کئے۔ اور خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید سے کُند اور ناکارہ ہو چکے ہیں۔ یہ عاقبت نااندیش اور ایمان سے عاری نوجوان آزمانا چاہتے ہیں۔ گو خدا تعالےٰ نے سلسلہ حقہ اور اس کے مقدس امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی اپنی سنت اور وعدہ کے مطابق تائید کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ [illegible] اللہ ایسے لوگوں کے جھوٹے پراپیگنڈا کی تردید کے لئے احباب کو ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس اس پارٹی کی طرف سے کوئی اشتہار یا پمفلٹ آئے تو فوراً اس کو نظارت ہذا میں بھجوا دے۔ اسی طرح اگر اخبارات میں کوئی مضمون شائع ہو۔ تو اس سے اطلاع دیں۔ نیز اگر کوئی بے خبر یا کمزور ایمان دوست ان کے پراپیگنڈا سے متاثر نظر آئے تو اس کو مناسب رنگ میں حالات سے آگاہ کر کے اصلاح حال کی جائے۔ اور اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو۔ تو مرکز میں اطلاع دی جائے۔

عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں ان امور کا خیال رکھیں۔ اور سب احباب دعاؤں پر زور دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جماعت کو حاسد فتنوں اور ابتلاؤں سے بچائے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ اور مقاصد عالیہ میں کامیاب فرمائے۔ آمین ؟

ناظر امور عامہ ربوہ

(بحوالہ بدر ۱۳ رجون ۵۷ء)

رسالہ "چو نویں پھل" پر ایڈیٹر صاحب راہنمائے تعلیم کا تبصرہ

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے گورمکھی زبان میں ۱۴۴ صفحات کا ایک رسالہ سکھ مسلم خوشگوار تعلقات پر شائع کیا گیا۔ جسے ملک کے متعدد سنجیدہ مزاج غیر مسلم دوستوں نے بیحد پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور بہترین الفاظ میں اس پر تبصرہ فرمایا۔ چنانچہ محترم ماسٹر جگت سنگھ صاحب نے اپنے موقر رسالہ راہنمائے تعلیم بابت ماہ ستمبر ۵۶ء میں حسب ذیل ریویو فرمایا ہے:-

"گورو واک (بقول گرو صاحب) سا نجھ کریجے گناں کری چھوڈ اوگن چلئیے۔ کے مصداق ہمارے احمدی بھائیوں کے شعبۂ دعوۃ وتبلیغ قادیان نے مندرجہ حاشیہ عنوان کی ۱۴۴ صفحہ کی ایک کتاب پنجابی زبان اور گورمکھی حروف میں شائع کی ہے۔ جس کی اشاعت کی غرض وغایت یہ ہے کہ ہم جملہ بھارتی عوام کو بلا تمیز مذہب وملت باہمی مل جل کر اور ایک جان ہو کر گذر بسر کرنی چاہیئے۔ اور پیچھے شبد کا مدعا بھی یہی ہے۔ کہ ہمیں ایک دوسرے کے عیوب کو بھلا کر ان کی خوبیوں اور اچھے اعمال کے طفیل شرکت اور تعلقات پیدا کر کے گذر اوقات کرنی چاہیئے۔

اس کتاب میں جا بجا بے شمار ایسی مثالیں دی گئی ہیں جو مستند حوالجات کی حامل ہیں اور جن کے پڑھنے سے ایکتا کی برکات ظاہر ہوتی ہے۔ اور محبت و اتفاق کا سبق ملتا ہے۔ اور ان کا ماحصل بھی فقط یہ ہے کہ ہم جملہ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی وغیرہ اتفاق و یگانگت کے ساتھ بھائی بھائی بن کر جیون بیت کریں۔ کیونکہ ملک کی ترقی کا انحصار محض جنتا کے پیار و پریم کے ساتھ رہنے پر ہے۔ کتاب کے کرتا دھرتا بھائی نے کیا خوب لکھا ہے کہ ہم اس روز کی راہ تک رہے ہیں جب ہم بھارت کے سارے بھائی اپنے دلوں کی میل۔ دیر۔ دروده۔ بغض وعناد اور کدورت کے جذبات کو دور کر کے اپنے دیس کی فلاح وبہبود کے کار ہائے نیک کرتے دکھائی دیں گے۔ کیونکہ ایسا کرنے پر ہی ملک کی ترقی کا انحصار ہے۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو ذیل کے پتہ سے منگوا کر ضرور پڑھیں۔ کتاب مفت ملتی ہے۔ پتہ یہ ہے۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان (بھارت) راقم جگت سنگھ

افکار و آراء

عالمی دورہ تبلیغ

مبلغ اسلام حافظ فضل الرحمٰن میرٹھی تمر پاکستانی ایم۔اے۔ بی ٹی ایچ ڈی لیگ، کا تازہ مکتوب جاپان سے:-

"شب میں آپ کو خواب میں دیکھا بعض دینی مسائل پر گفتگو رہی جی چاہا کہ آپ کی خدمت میں سلام و نیاز پیش کردں۔ میں اس وقت کرۂ ارض کے گرد عالمی تبلیغی سفر میں مصروف ہوں۔ یہ دوسرا عالمی سفر ہے۔ پہلا ۱۹۵۰ء میں حضرت قبلہ مرشدی مولانا عبدالعلیم صدیقی القادری رح کی رفاقت میں انجام پایا تھا۔ موجودہ سفر میں مشرق اوسط، یورپ، انگلستان جنوبی امریکہ، شمالی امریکہ اور جاپان کے علاقے طے کر چکا ہوں آج شام کو انشاء اللہ عازم فلپائن ہوں۔ وہاں سے تھائی لینڈ، سنگاپور، انڈونیشیا، سیلون ہوتا ہوا کراچی واپس ہوں گا۔ امید ہے کہ حضرت کے دینی مشاغل بدستور جاری ہوں گے۔ انگریزی ترجمۃ القرآن کی طباعت کی تکمیل کی ضرورت متعدد مقامات پر محسوس ہوئی۔ مولیٰ کریم تاج کمپنی والوں کو توفیق دے کہ وہ اس گراں بہا خدمت کو جلد دنیا کے سامنے لا سکیں۔ والسلام"!

موصوف ہی کی ذات (انہیں کے مرشد مرحوم مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی کی طرح) اس وقت ایسی ہے جو بیرونی دنیا میں تبلیغ اسلام کی حد تک جمہور امت کا لاج قائم رکھے ہوئے ہے۔ ورنہ اس اہم ترین شعبۂ دین کے تو دا حد اجارہ دار اس وقت تک تو گنا چاہیئے احمدی ہی جماعت کے دونوں فریق تھے۔ یہ عالمی دورہ تبلیغ ہے بڑی ہمت وحوصلہ کا کام اور ہر طرح کامیاب با مراد واپس لائے ۔ رہا انگریزی ترجمہ وتفسیر کا کام، تو سالہا سال کے بعد اب خدا خدا کر کے تاج کمپنی نے اس طرف عملی توجہ کی تو ہے اور جنتا ہے کہ اس وقت تک چار پارے ہو کر پر پرنٹنگ پریس میں طبع ہو چکے ہیں"

(صدق جدید ۱۶ راگست)

چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت

احباب اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ (جس کی شرح سال بھر میں ایک ماہ کی آمد کا دس فیصدی ہے) کی ادائیگی بھی دیگر لازمی چندوں کی طرح ضروری ہے اس بارہ میں نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ اخبار "بدر" اور سائیکلوسٹائل تحریکوں کے ذریعہ بھی عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو کئی مرتبہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ اب جلسہ سالانہ منعقد ہونے میں قریبًا ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اور جلسہ ۶ / ۷ / ۸ / اکتوبر کی تاریخوں میں ہونے والا ہے۔ ابھی تک متعدد جماعتوں کی طرف سے چندہ جلسہ سالانہ مرکز میں وصول نہیں ہوا۔ اور بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے بہت کم وصولی ہوئی ہے۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب بہت تھوڑا عرصہ باقی ہے۔ اس لئے چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی ادائیگی کر کے جلد از جلد رقوم محاسب صاحب قادیان کے نام بھجوائی جائیں۔ تاکہ جلسہ کی ضروریات کے لئے اجناس اور دیگر اشیاء خریدی جا سکیں۔

ناظر بیت المال قادیان

بچوں اور بچیوں کا رسالہ

تشحیذ الاذہان

کیا آپ کے گھر میں یہ دینی، علمی اور تربیتی رسالہ جاری ہے؟

یکم جون ۱۹۵۶ء سے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری ہو چکا ہے۔ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اس رسالہ کے لئے مندرجہ ذیل کی سفارش کرتی ہیں:-

"ہماری جماعت میں اس وقت تک بچوں کا کوئی رسالہ نہیں تھا۔ احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت اور ان کی ذہنی نشوونما کے لئے ایک ایسے رسالہ کی جماعت میں انتہائی ضرورت تھی۔ جو بچوں میں مذہبی جوش، دین کے لئے غیرت اور اسلامی اخلاق پیدا کرنے کا موجب ہو۔ اس کے ذریعہ ان کو اپنے اسلاف کے کارنامے معلوم ہوں اور نیکی، ان کو پڑھ کر دین کے غیور فرزند بنیں۔

الحمد للہ کہ اس اہم ضرورت کو مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے تشحیذ الاذہان کے ذریعہ پورا کر رہے ہیں۔ خدا کرے یہ رسالہ انتہائی طور پر مقبول ہو۔ اور جس غرض کے لئے جاری کیا جا رہا ہے اس غرض کو پورا کرنے والا ہو۔ احمدی ماں باپ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ضرور منگوائیں تاکہ ان کے لڑکے اور لڑکیاں اس کو پڑھ کر فائدہ اٹھائیں"۔ مریم صدیقہ"

اس رسالہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔ فوری طور پر اپنا چندہ بھیج کر رسالہ جاری کروائیں۔

مینجر رسالہ تشحیذ الاذہان ربوہ پاکستان

ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق احبابِ جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے۔ جن میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا انسان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ زکوٰۃ اموال کو پاکیزہ کرتی ہے۔ اور بڑھانے کا موجب ہوتی ہے۔ صاحبِ نصاب مومن کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی ایسی ہی لازمی قرار دی گئی ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ بعض افراد غلط فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے جماعت کی طرف سے عائد کردہ چندوں کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھتے ہوئے اس کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی اور چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اس شرعی فرض کی ادائیگی میں سستی کرکے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابلِ مواخذہ نہ بنیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت زکوٰۃ کی جملہ رقوم مرکز میں پہنچنی ضروری ہیں اور مقامی طور پر کوئی خرچ بھی مرکز کی منظوری کے بغیر نہیں ہونا چاہیئے۔ زکوٰۃ کی مد میں موجودہ آمد کی رفتار بہت کم ہو رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ مال اس بارہ میں پوری توجہ اور کوشش سے کام نہیں لے رہے۔ اگر احبابِ جماعت اس فرض کی طرف کماحقہٗ توجہ کریں اور اپنے حساب کا جائزہ لیں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔

امید ہے کہ جماعتوں کے افراد و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال خاص طور پر اس طرف توجہ کرکے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

اطالوی مستشرقہ پروفیسر واگلی ایری کی کتاب کا اردو ترجمہ

"اسلام پر ایک نظر"

پروفیسر واگلی ایری نے اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک نہایت عمدہ کتاب An Interpretation of Islam لکھی ہے۔ موصوفہ کی محنت اور تحقیق قابلِ داد ہے۔

مکرم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ نے نہایت محنت اور قابلیت سے اس کتاب کا اردو ترجمہ فرمایا ہے۔ جو مکمل صورت میں شروع ستمبر میں رسالہ الفرقان ربوہ میں چھپ رہا ہے۔ علیحدہ بھی شائع ہو رہا ہے۔

ضرورت ہے کہ یہ مفید اور قیمتی کتاب کثرت سے پڑھی جائے۔ آپ اسے پڑھ کر اپنے معلومات میں اضافہ پائیں گے۔ غیر مسلم اصحاب تک پہنچا کر ثواب حاصل کرسکتے ہیں۔

رسالہ الفرقان کے خریدار بننے والے پانچ روپے پیشگی چندہ بھیج کر یہ کتاب بلاقیمت حاصل کرسکتے ہیں۔ علیحدہ ایک کتاب کے لئے ایک روپیہ قیمت مقرر ہے۔ پچاس نسخے خریدنے والے دوست بارہ آنہ فی نسخہ کے حساب سے رقم بھیجیں محصول ڈاک علیحدہ ہے۔

پتہ

منیجر مکتبہ الفرقان۔ ربوہ پاکستان

نہایت ضروری اعلان

قابلِ شادی افراد کے کوائف مطلوب ہیں

جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے۔ نظارت ہذا میں ایک شعبہ رشتہ ناطہ قائم ہے۔ اور اس میں جماعت کے قابلِ شادی افراد کے کوائف محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ نیز ان کوائف کی مدد سے موزوں رشتوں کے باہم تصفیہ اور تکمیل میں رہنمائی کی جاتی ہے۔ اس طرح خدا کے فضل و کرم سے بہت سے رشتے طے ہو چکے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے قابلِ شادی افراد کا جائزہ لے کر ان کے والدین کی رضامندی کے ساتھ ان کے کوائف ارسال فرمادیں تاکہ ان کی روشنی میں رشتوں کے طے کرنے میں احبابِ جماعت کی رہنمائی کی جاسکے۔

(نوٹ) اس غرض کے لئے نظارت ہذا سے ضروری فارم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

رسالہ تبلیغِ اسلام دنیا کے کناروں تک

نظارت ہذا نے یہ رسالہ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی سے مرتب کروا کر شائع کیا تھا۔ اب یہ رسالہ سٹاک میں ختم ہوگیا ہے۔ نظارت ہذا اس کی دوسری اشاعت کا انتظام کر رہی ہے۔ دوسرا ایڈیشن شائع ہونے پر بذریعہ اعلان اطلاع کردی جاوے گی۔ اس لئے احباب دوسرے ایڈیشن کی اشاعت تک انتظار فرمادیں۔ اور اس کی اشاعت کے لئے حسبِ استطاعت مالی تعاون فرما کر مشکوریہ کا موقعہ دیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ۲۸ راگست ۱۹۵۷ء سے ختم ہے

- نمبر ۱۱۹۶ مکرم سید منظور احمد صاحب نظام آباد دکن
- نمبر ۱۴۴۶ مکرمہ مہر النساء بیگم صاحبہ ڈبرو گڑھ (آسام)
- نمبر ۱۳۴۰ مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب میں بانڈھی نواب شاہ سندھ (پاکستان)
- نمبر ۱۶۰۳ ،، مسٹر عبدالرشید صاحب میر فارسٹر محکمہ جنگلات راجوری کشمیر
- نمبر ۱۵۸۱ ،، الفت محمد صاحب انگل اڑیسہ
- نمبر ۱۵۸۲ ،، غلام احمد صاحب کمپونڈر چرگاؤں (یو.پی)
- نمبر ۱۵۴۰ ،، پی محمد صاحب والیتھوڈی (مالابار)
- نمبر ۱۶۴۶ ،، شریف احمد صاحب شیرگھاٹی بکھر
- نمبر ۱۴۸۱ ،، سید حمید الدین صاحب جمشید پور بہار
- نمبر ۱۴۳۸ ،، قائد مجلس خدام الاحمدیہ چودوار بہار
- نمبر ۱۴۴۳ ،، ایس نصیر الدین صاحب دینا پور پٹنہ۔ بہار
- نمبر ۱۳۶۲ مکرم محمد شمس الحق صاحب پنکال۔ اڑیسہ
- نمبر ۱۰۹۹ ،، قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ یو.پی۔
- نمبر ۱۵۶۷ ،، عبدالغنی صاحب ٹاٹانگر۔ بہار
- نمبر ۱۲۷۸ ،، مولانا عبدالجلیل صاحب مدھ پور آسام
- نمبر ۱۳۷۷ ،، سید مجتبیٰ احمد صاحب کلکتہ
- نمبر ۱۲۷۰ ،، سید ابو صالح۔ چاولیہ گنج کٹک۔ بہار
- نمبر ۱۰۲۴ ،، خواجہ غلام محمد صاحب بانڈی پور کشمیر
- ،، ایس ایم احمد صاحب گوپال پور۔ اڑیسہ
- ،، حامد علی صاحب برہ پورہ۔ بھاگل پور۔ بہار
- ،، ابو ناصر صاحب برہ پورہ بھاگل پور۔ بہار

اعانت اخبار بدر اور درخواست دعا

مکرمی عبدالستار شاہ صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی اسسٹنٹ چک ۲۱/۱۱ ب لائلپور نے اخبار بدر کے لئے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت مرحمت فرمائے ہیں۔ ان کے لڑکے سید مقبول احمد شاہ صاحب نے اوورسیر کا فائنل امتحان دیا ہے۔ چونکہ گذشتہ سال اس امتحان میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اور اب اس کا آخری چانس ہے۔ اس لئے شاہ صاحب زیادہ فکرمند ہیں۔ احبابِ جماعت عزیز موصوف کی اعلےٰ کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ ——— (ادارہ بدر)

درخواست دعا

ربوہ سے میری والدہ محترمہ کے تشویشناک طور پر بیمار ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کی درخواست دعا ہے۔ محمد حنیف بھاگلپوری

خبریں

تریویندرم ۲۵ راگست ۔ ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کل یہاں پر کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ دو موجودہ بلاکوں میں سے زیادہ طاقتور کوئی بلاک قائم کیا جا سکے جیسا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں مسٹر کرشنا مینن نے جو طالب علموں کے ایک جلسہ میں تقریر کر رہے تھے کہا کہ ہندوستان نے دونوں پاور بلاکوں سے علیحدگی کی جو پالیسی اختیار کی ہے وہ نہ صرف ہندوستان کی ترقی کے لئے بلکہ اس عالم کی ترقی کے لئے ضروری ہے ۔ غالباً ہندوستان پہلا ملک ہے جس نے توڑ جوڑ کی پالیسی پر عمل شروع کیا کیونکہ بین الاقوامی جھگڑوں میں الجھنا ہمارے مفاد میں نہیں ہے ۔ ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں اور ترقی کریں گے ۔

لکھنؤ ۲۵ راگست ۔ گزشتہ آیورویدک کالج کے طالب علموں نے جو گذشتہ بارہ روز سے ہڑتال پر تھے اپنی ہڑتال ختم کر دی ہڑتالی طلبہ کے نمائندوں اور ریاستی وزیر صحت مسٹر حکم سنگھ کے درمیان بات چیت کے بعد ختم ہوئی ۔ ملاقات کے بعد اعلان کیا گیا کہ جن دو طالب علموں نے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی ہے وہ بھی اپنی بھوک ہڑتال ختم کر دینگے ۔

سری نگر ۲۵ راگست ۔ یہاں پر موصول شدہ ایک اطلاع کے مطابق گذشتہ شب بارہ مولا میں بم کا دھماکہ ہوا ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے ۔ جون سے اب تک وادی کشمیر میں ایسے پانچ دھماکے ہو چکے ہیں ۔

کراچی ۲۵ راگست کل پاکستان کی قومی اسمبلی میں وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور نے بتایا کہ حکومت کراچی میں مکمل طور پر شراب بندی کے نفاذ کا ارادہ رکھتی ہے ۔

نئی دہلی ۔ ۲۴ راگست ۔ وزیر خزانہ مسٹر ٹی ٹی کرشنما چاری نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ حکومت روپے کی قیمت نہیں گھٹائے گی وزیر خزانہ مسٹر نوشیر بھروچہ جی کو جواب دیتے ہوئے انہوں نے اخراجات کے بل پر تقریر کرتے ہوئے اس امر کا خدشہ ظاہر کیا تھا کہ حکومت ہو سکتا ہے کہ روپیہ کی قیمت کم کرنے پر مجبور ہو ۔

مسٹر کرشنما چاری نے کہا کہ میں اپنے دوست کے اس خیال سے اتفاق نہیں کر سکتا کہ مشکلات کا حل خواہ وہ کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہوں روپے کی قیمت میں کمی کرنا ہے وزیر خزانہ نے کہا روپے کی قیمت کم کرنا ایک بہت ہی غیر دانشمندانہ اور ملک کی معیشت کے ایک مسئلہ کو سلجھانے کے لئے پوری معیشت کو تباہ کرنے والا اقدام ہوگا ۔ وزیر خزانہ کی تقریر کے بعد ایوان نے بل منظور کر لیا ۔

مسٹر ٹی ٹی کرشنما چاری نے اپنے محکمہ سے متعلق مطالبات زر کی بحث کا جواب دیتے ہوئے تسلیم کیا کہ اگرچہ مشکلات ہیں لیکن یقین ہے کہ پنجسالہ پلان پایہ تکمیل کو پہنچے گا ۔

جاکرتہ ۔ ۲۵ راگست ۔ انڈونیشیا کے سابق نائب صدر ڈاکٹر محمد حتا ایک گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے رضامند ہو گئے ہیں جو مرکزی حکومت لیڈروں اور ریاستوں کے سول و فوجی افسروں کے درمیان ہوگی ۔ اس میں صدر سوکارنو بھی شامل ہوں گے ۔

نئی دہلی ۲۵ راگست ۔ دمن سے موصولہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں پرتگالی اور حبشی فوج بڑی تعداد میں بھیجدی گئی ہے ۔ فوجی ناظم نے پوری بستی میں مارشل لاء نافذ کر دیا ہے تمام دوکانیں بند ہیں ۔ شام کو سات بجے کے بعد عام باشندوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگا دی جاتی ہے ۔ دن بھر لوگوں کی تلاشی اور پوچھ تاچھ جاری رہتی ہے ۔ دمن کے جو لوگ باشندے نہیں ہیں ان کی تلاشی لی جاتی ہے اور ان کو گرفتار کر لیا جاتا ہے ۔ بیرونی لوگوں کی نقل و حرکت کی اطلاع دینے کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں ۔

بوسٹن ۲۵ راگست ۔ امریکی باشندوں کا ۱۲ ویں سالانہ کانفرنس میں اعلان کیا گیا کہ ۱۹۵۷ء کے لئے امن کا انعام اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ہیمرشولڈ کو دیا جائے گا ۔

دہلی ۲۵ ۔ راگست ۔ انجمن ترقی اردو ہند کی ہدایت پر آج راجدھانی میں آج نہایت تزک و احتشام کے ساتھ یوم اردو منایا گیا ۔ شام کو اردو پارک میں پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کی زیر صدارت ایک عام جلسہ ہوا ۔ اس میں مولانا حفظ الرحمن صاحب نے ایک قرارداد پیش کی جس میں اردو کے مقدمہ کو دہرایا گیا اور صدر سے مطالبہ کیا گیا کہ دلی، یوپی اور بہار میں اردو کو علاقائی سرکاری زبان قرار دیا جائے ۔ نیز پنجاب آندھرا، بمبئی، مدھیہ پردیش، راجستھان اور بنگال وغیرہ ریاستوں میں اردو کی تعلیم اور دفتروں میں اسکے استعمال کے سلسلہ میں آسانیاں بہم پہنچائی جائیں ۔

کوالالمپور ۲۶ راگست کا برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکملن نے کل یہاں پر ایک بیان میں کہا ۳۱ راگست کو آزادی حاصل کر لینے کے بعد ملایا کو دولت مشترکہ کا ایک ملک تسلیم کر لیا جائے گا ۔

ڈی لٹ کے امتحان میں کامیابی

برادرم پروفیسر اختر احمد صاحب اورینوی ایم ۔ اے نے ڈاکٹر آف لٹریچر کا امتحان دیا تھا ۔ ان کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں کامیابی عطا فرمائی ہے احباب دعا فرمائیں کہ ان کی یہ کامیابی ان کے اپنے لئے ۔ ان کے خاندان کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک ہو ۔ آمین ۔ جن احباب نے ان کے لئے دعا فرمائی ہے ۔ ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

مرزا وسیم احمد قادیان

اخبار بدر کا سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نمبر

چونکہ نظارت دعوت و تبلیغ کے اعلان کے مطابق ہندوستان میں ۱۵ ستمبر ۱۹۵۷ء کو جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا جا رہا ہے اس لئے اس موقعہ پر اخبار بدر کا خاص نمبر شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ اس کی تیاری کے لئے ۵ ستمبر کا پرچہ شائع نہیں ہوگا ۔ بلکہ ۱۲ ستمبر کی اشاعت کے ساتھ ملا کر تاریخ مقررہ سے چند روز قبل ہی پوسٹ کر دیا جائے گا تاکہ احباب کرام جلسہ کے روز اس سے استفادہ کر سکیں ۔

(ادارہ)